اہل نفاق
۱۲ ۱۳
ملقب بلقب تاریخی
رد کتاب اشتقاق و اصحاب النفاق
۱۲ ۱۳

سنیت بلا اشتباہ ہی جو اسکا منکر ہو وہ قطعا گمراہ ہی۔ علی ہذا القیاس دیگر عقائد جزئیہ کا حال ہی
اور اسی بناپر اہلسنت موافق اپنے عقائد کے دوسرے فرقون کو گمراہ جانتے ہین اور مطابق اپنے
مسائل و اعتقادیات کے مذاہب باطلہ کا رد وقدح کرنے کو اور اون مے بغض رکھنے کو ثواب جانتے ہین
چنانچہ قطع نظر دیگر بلاد سے ہندوستان مین بھی روافض کے رد وقدح مین حضرت شیخ
مجدد الف ثانی صاحب سرہندی و حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و مولوی حیدر علی صاحب
حیدرآبادی و مولوی لطف اللہ صاحب لکھنوی وغیرہم نے کتب کثیر لکھکر شایع فرمائی ہین
اور اسیطرح فرقہ نجدیہ و غیر مقلدین و نیچریہ کے رد وقدح مین علمائے حرمین شریفین
و مصر و روم و شام و ہندوستان نے رسائل شایع کیے۔
بالفعل طائفہ ندوہ نے ایک مذہب عجیب بطور معجون مرکب کی اختراع کیا یعنی جملہ کلمہ گویان
اسلام کو عقیدہ و مذہب کچھ ہی رکھیں سب حق پر ہین خواہ سب مذاہب اور فرقون سے راضی ہی
سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہی ہر ایک مذہب والے کو اوسکے مذہبی امور جسکو مطابق اپنی
سمجھ کے خوشنودی حق سبحانہ کے واسطے کرتا ہی استحقاق ثواب کا حاصل ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ کا
مکلف ہی گو دوسرون کے نزدیک وہ بات گناہ کی ہو پس کسی کلمہ گو کو گمراہ کہنا بلکہ گمراہی سے
چہ جائیکہ کافر کہنا۔ اور ایمان کے واسطے فقط کلمہ شہادت کافی ہی پھر کلمہ گویون کے سیکڑون فرقون مین
جو زیادہ متقی ہے وہی خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ و مرتبہ والا ہے کسی باشد کوئی مذہب والا
مسلمان کیون نہو جملہ فرقون کے آپسمین مذہب جا ہی سو ہوون اتحاد قلبی و خلوص و محبت دلی ہون
ہر مذہب کی بات پر ترجیح رکھنا گناہ ہے اگر اسکے برخلاف ہو تو ایمان ندارد نماز روزہ سب عبث
و بیکار ہی سب فرقون کو لازم ہی کہ اپنے اپنے مذہبی دعاوی واپس لین سب گناہ معاف ہو سکتی ہین
لیکن باہمی نا اتفاقی کا گناہ ایسا ہی کہ ہرگز معاف نہین ہو سکتا لہذا رد وقدح مخالفین مذہب کا بھی
اوپر انسداد لازم ہی اور مناظرہ کی تعلیم موقوف کرنا ضرور ہے یہ حاصل اون بیانات کا ہی جو جلسہ اول
و دوم مین پڑھے گئے اگرچہ ہر سنی دیندار کے نزدیک حضرت جناب امیر المومنین صدیق اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ بمقتضائے ارشاد یضل من یشاء ویہدی من یشاء موافق اخبار حضرت مخبر صادق علیہ الصلاۃ والثنا کے اس امت مین بھی بہت اصول وفروع عقائد دینیہ مین کلمہ گویان اسلام مین اختلاف شائع ہوا۔

مثلاً اکثر فرقۂ شیعہ کا حضرت صدیق اکبر وحضرت فاروق اعظم ودیگر اصحاب کرام وازواج مطہرات حضرت سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم کو دوزخی کہ بتانا۔ اور نیز تبرا کرنا۔ قرآن مجید مین جو اہل اسلام کے پاس مروج ہے معتقد وقوع تصرف ودخل بشری کا ہو کر اوسکو ناقص ٹھہرانا اور نکا عقاد داخل ایمان ہے اور اپنے مخالفین کو کافر جاننا اون کے داخل ارکان ہے اسیواسطے اون کے علما مانند مولوی دلدار علی وغیرہ رد وقدح اہل سنت مین رسائل تصنیف کر رہے ہیں علی الخصوص اسوقت تو لکھنو و دہلی وغیرہ مین بکثرت اون کے رسائل شائع ہوتے ہین۔

اور فرقہ خارجی کے نزدیک حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء وسبطین کرمین رضی اللہ تعالی عنہم کو دوزخی بتانا اور نیز لعنت کرنا عین اسلام ہے اور خوارج کا مخالف اون کے نزدیک کافر بلا کلام ہے۔

اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک قطعی جنتی ہونا خلفاء کرام واہلبیت عظام

اس سے کہ وہ ذات شریف ایک رکن عظیم اس طائفہ کی ہین عندا س تقریب اتفاق
مین بھی اونکو اس خطاب لطیف سے یاد کیا گیا ہی (میرے لائق واعظ مولوی
عبد الحق صاحب حقانی دہلوی) علاوہ برین رسالہ عقائد الاسلام کی تقریظ مین مولوی
قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہین کہ یہ کتاب لاجواب مین نے اول سے آخر تک دیکھی
سچ ہی ایسی کتاب اردو زبان مین دیکھی نہ سنی مضمون کی خوبی مصنف کے کمال کی دلیل ہی الخ
اور مولوی قاسم صاحب طائفہ ندویہ کے نزدیک بلا شبہہ حکیم امت محمدیہ سمجھے پس
یہ الزام بطور حجت کا اتمام ہی

واضح ہو کہ چونکہ طائفہ ندویہ فی الحقیقۃ مانند طائفہ نیچریہ کے ایک شاخ فرقہ نجدیہ کی ہی اور اسی
سبب سے مقلدین حنفیہ کو مخالف حدیث قرار دیتے ہین یہ بھی اونکا کمال عناد و شقاق ہے
باینہمہ عوام کو دہوکا دینے کے واسطے اپنے تئین سنی بھی لکھتے ہین یہ اونکا عین نفاق ہی
لہذا اس جواب کا نام تاریخی رد ارباب الشقاق و اصحاب النفاق رکھا گیا
اب اون حضرات اراکین ندوہ کی خدمت مین جو فی الحقیقت مذہب اہلسنت والجماعت رکھتے ہوں
اور بمقتضای المؤمن غر کریم کے نجدیہ و نیچریہ کے دہوکے مین آ گئے ہون نہایت عاجزی
کے ساتھ ہم عرض کرتے ہین کہ اصلاح مفاسد ندوہ مین کوشش فرماتین وہ مضامین
باطلہ جن سے عوام اہلسنت کو ضرر عظیم پہونچا اور آیندہ پہونچ سکتا ہی وہ مضامین باطلہ جو آجتک
اپنی کم توجہی یا بیخبری سے آزاد و بیقید طبیعت والون نے اپنی لامذہبی سے اوسمین شائع کر دی
ہین اونکا فساد و بطلان آپ حضرات بھی بغیر رو رعایت کی شائع فرماوین اور آیندہ سے
کسی نیچری یا وہابی یا غیر مقلد یا رافضی غالی و رافضی تبرائی بلکہ رافضی تفضیلی
کو بھی نہ رکن بناوین نہ اون سے وعظ کہلاوین بلکہ اہلسنت مین سے بھی اون وکلاء و شعراء
و امراء کو جو عرفاً مولوی اور حقیقۃ جہلا ہوتے ہین مسند وعظ پر کہ مسند جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ

رضی اللہ تعالی عنہ کا اون کلمہ گویون کو جو منکر زکاۃ کے تھی بھائی نہ جاننا بلکہ مرتد ٹھہرا کر قتل کرنا اور جناب سید الشہدا حضرت **امام حسین** رضی اللہ تعالی عنہ کا یزید پلید کو گمراہ جانکر بیعت سے انکار کرنا اور اوسکے لشکر کو بھی باوجود اون کے کلمہ پڑھنے کے گمراہ جاننا اتحاد نکرنا اون سے اور شہادت سے مشرف ہونا عقیدہ پر کمید طائفہ ندویہ کے بطلان کے واسطے کافی برہان ہے مگر چونکہ یہ بیانات علی رؤس الاشہاد مجمع ہزارہا عوام مین پڑھے گئے اور جلسہ بنام جلسہ علما نامزد ہوا **فساد** اعتقاد عوام کا احتمال قوی ہے اور ازالہ منکر اہم اعظم واجب شرعی۔ اور اگرچہ خیال ضلال علمائے طائفہ ندوہ کے بہت تقریرات مین مذکور ہے مگر بالخصوص تقریر **اتفاق** ابراہیم صاحب آروی مین یہ عقیدہ بڑے زور شور سے مسطور ہے جسکی خوبی بیان ۵ پر طائفہ ندویہ کو بڑا غرور ہے اور گو ندوہ کا دستور ہے کہ کوئی تحریر بھی جبتک ارکین کی رضامندی نہین ہو لیتی پڑھی نہین جاتی مگر بالخصوص یہ تقریر **اتفاق** تو خاص اغراض ندوہ لکھی گئی اور بکمال قبول پڑھی اور سنی گئی لہذا خالصًا مخلصًا للہ تعالی بہ نیت حفظ مذہب **اہلسنت** سنیہ و ہدایت طائفہ ندویہ کے اوسکا یہ جواب باصواب خالی از اطناب لکھا جاتا ہے۔

چونکہ تقریر مذکور مین طائفہ ندویہ نے اپنے عقائد کو بیان حقیقت وحقیت اسلام اور اوسکے احکام کے پیرایہ مین ظاہر کیا ہے لہذا اوسکے جواب مین الزام افحام اوہام طائفہ ندویہ کے واسطے مولوی **عبد الحق** صاحب دہلوی کے رسالہ **عقائد الاسلام** سے استناد کلام والزام کیا گیا ہے کہ قطع نظر

۵ حاشیہ چنانچہ رسالہ تحفہ محمدیہ مین (جو کانپور سے زیر نگرانی ناظم صاحب ندوہ شائع ہوتا ہے) لکھا ہے اسکے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ نے کھڑے ہو کر اپنی تحریر سنانا شروع کی اور جیسی جیسی المعنوی خلوص کے ساتھ لکھکر سنائی تھی ویسی ہی عام کیا خاص پر بھی حیرت کا اثر پڑتا جاتا تھا اونہون نے اول ندوہ کی خوبیان بیان کین (الی قولہ) پھر اسلام کی حقیقت اور کلمہ شہادت ایمان مجمل ومفصل کی تشریح کر کے فرق اہل اسلام کا اوسمین شامل ہونا ثابت کیا اور باوجود شمول فی الایمان بعض جزئی مسائل اختلاف پر ایک دوسرے کا فرمایا بدعتی کہنے کو مستند فقہا کی کتابون سے ناجائز کیا

شریف جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر تھے مرتد و خارج از دائرۂ اسلام قرار دیے گئے

تحفہ اثنا عشریہ میں ہے مانعین زکوٰۃ را کہ در عہد خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مرتد نامیدہ نہ بجہت

آن ست کہ آنہا منکر وجوب زکوٰۃ بودند و ہر کہ منکر ضروریات دین بود اصل دین را انکار کردہ باشد الخ

ظاہر اہل ندوہ حضرت صدیق اکبر و جماہیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے خیال فاسد کی رو سے

مخالفت اصل اسلام اتہام لگانا چاہتے ہین تاکہ دوسرے فرقے جو ان کے دلی بھائی ہین ادر ان کو

رکن ندوہ بنایا چاہتے ہین اہل ندوہ سے خوش ہو جائین **قولہ** نہ کسی دوسرے قرینہ سے

جبتک کہ وہ خود کلمہ کے مضمون سے انکاری نہو جاتے ہین اوسکو کافر کہنا یا اوسکے ساتھ کفار کا سلوک

جیسا برتاؤ کرنا حلال ہے الخ **اقول** اگرچہ اصل ایمان جملہ ضروریات دین کی تصدیق و اقرار کا نام ہے

اور ایک امر ضروری کا بھی منکر کافر ٹھہرایا جائیگا لیکن علاوہ اوسکے شرعاً حکماً بعض افعال بھی انکار کا

قرینہ ٹھہرائے گئے ہین کہ باوجود اقرار مضمون کلمہ کے اون افعال سے بھی جو شعار کفر مین مشہور تھا

اوسکو کافر کہنا لازم ہے جیسے اپنے اختیار سے بت کا سجدہ کرنا قرآن مجید کی اہانت کرنا جناب سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وسلم کا استخفاف کرنا خواہ حلال جانکر خواہ حرام جانکر خواہ صراحۃً خواہ کنایۃً چنانچہ تفصیل اسکی

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری و شفاء قاضی عیاض وغیرہ مین ہے ندوہ کے لائق فائق و عظ عقائد الاسلام

مین لکھتے ہین جن چیزون پر ایمان ضرور ہے اون کے انکار سے یا کلمات کفر زبان سے نکالنے سے یا

کسی ایسے کار سے کہ جو منافی تصدیق ہے قطعی کافر ہو جاتا ہے خواہ یہ شخص آپکو مومن سمجھے اور عبادات

عمل مین لاتے کفار کیطرح ہمیشہ جہنم مین جلیگا انتہٰی **قولہ** مسلمانون کا کوئی فرد ایسا ہے جو کلمہ

شہادت کا اقرار رکھتا ہو پھر اوسکی ہتک حرمت کیونکر حلال ہو سکتی ہے الخ **اقول** قطع نظر اس سے کہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین جو لوگ کہ کلمہ شہادت کا اقرار کرتے تھے

صحابہ کرام نے بسبب انکار فرضیت زکوٰۃ کے اونکی ہتک حرمت کو فقط حلال بلکہ لازم جانا تھا۔ اور

عہد خلافت جناب شیر خدا کرم اللہ وجہہ مین خوارج کا ہتک حرمت باوجود کلمہ پڑھنے اور نماز

ادا کرنے کے بسبب اون کے گمراہ ہونے کے لازم سمجھا تھا۔ اب بھی بہت سے مدعیان

وسلم ہی شکفتہ ہوے ہین ورنہ مذہب باطل اہلسنت اور اس جلسہ کے انجمن دینی ہونے اور لقب
ندوۃ العلما پر بڑا بھی الزام کا لگتا ہی اب ہم ندوہ کے اوس رسالہ اتفاق کا جواب شروع
کرتے ہین حضرات ناظرین سے امید ہی کہ سچی اسلامی نگاہ سے ملاحظہ فرماوین —

قولہ کون نہین جانتا کہ اگر کسی کافر کو مسلمان کرتے ہین تو اوس سے فقط کلمہ شہادت پڑھوا لیتے
ہین جہان اوسنے یہ کلمہ پڑھ لیا سب نے اوسکو مسلمان سمجھ لیا الخ **اقول** اجی حضرت کیا آپ
نہین جانتے کہ یہ تو ایمان اجمالی ہی کہ کافر منکر توحید و رسالت کو مسلمان کرنیکے وقت اجمالاً یہ اقرار
کافی سمجھا جاتا ہی یا نہیں پھر یہ کون مسلمان نہین جانتا کہ جب کوئی فرقہ یا کوئی شخص باوجود کلمہ پڑھنے کے
کسی ایک امر کا بھی ضروریات دین محمدی سے (جنکا اجماعی ہونا یقینی ہی اعتقاد کرنا فرض قطعی ضروری
ہو) انکار یا شک کریگا از روے عقائد اسلام کے وہ مطلقاً کافر ہو جاوے سمجھا جاویگا غرض کہ
فقط کلمہ پڑھنا کافی نہین ہی حضرت شیخ مجدد صاحب کی مکتوبات مین ہی [illegible] کلمہ شہادت
دربار اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ من الدین باید و تبری از کفر و کافر نیز درکار
تا اسلام صورت بندد — ندوہ کے لاثانی فاضل شیخ تفتازانی عقائد الاسلام مین لکھتے ہین کہ جلا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جمیع امور مین کہ وہ اللہ کیطرف سے لاتے ہین اور قطعی الثبوت ہین دل سے
تصدیق کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا ایمان اجمالی ہی اور ایمان اجمالی مین کلمہ شہادت صدق
دل سے کہنا کافی ہے جسنے کہا مومن ہوگیا اور ایمان تفصیلی یہ ہی کہ جسقدر دین کی چیزین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یقینا ثابت ہین تفصیل سے ایک ایک کو سچ جانے اور اون کے حق ہونے کا
اقرار کرے اگر اونمین سے ایک کا انکار کریگا قطعی کافر ہوگا اور کفار کی مانند ابدالآباد جہنم مین
رہیگا الی آخرہ —

بالجملہ فقط کلمہ پڑھنے سے باوجود انکار ضروریات اجماعیہ دین اسلام کے ہرگز کوئی شخص
مسلمان نہین ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت
مین جو لوگ کلمہ کے منکر نہ تھے بلکہ نماز کے بھی منکر نہ تھے صرف وجوب زکاۃ بعد وفات

اسلام باوجود اقرار کلمہ شہادت کے قرآن مجید میں وقوع نقصان و دخل بشری کے قائل
ہیں بہت سے ختم نبوت کے منکر ہیں بہت سے حلول حق سبحانہ کے بعض اشخاص میں قائل ہیں بہتیرے
غیر نبی کو انبیاء کرام سے افضل عند اللہ بتلاتے ہیں بہت سے باظہار مذاق وحدت نفسی و تصوف کے نماز
روزہ احکام شرعیہ کا انکار بطور تاویلات ملاحدہ باطنیہ کے کرتے ہیں علی ہذا القیاس دیگر ضروریات
دین کے منکر ہیں پس از روئے عقائد اہلسنت کے یہ سب بالاجماع مرتد ہیں اور باوجود کلمہ
پڑھنے کے اونکا ہتک حرمت بیشک حلال ہے علاوہ بریں بہت سے مدعیان اسلام حضرت
جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اہانت و تکفیر کو برحق جانتے ہیں اور بہت سے مدعیان اسلام
حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے سب و تبرا کو موجب ثواب جانتے ہیں
انکا ہتک حرمت بھی بموجب مذہب اہلسنت کے حلال ہے اگرچہ ان کے کفر میں اختلاف ہے لیکن آخر
بہت سے اکابر علماء کے نزدیک یہ بھی اسلام سے خارج ہیں حضرت جناب شیخ مجدد صاحب رسالہ رد
روافض میں فرماتے ہیں تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریق سلف ست و آنکہ از بعضے
اہلسنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردہ اند بعد ثبوت و دلالت آن بر عدم تکفیر محمول بر توجیہ و تاویل
لیطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء الخ۔ اور ایسے ہی شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے
رسائل و فتاوی میں تحقیق فرمایا ہے پس حکم کفر سے قطع نظر کیا ہتک حرمت ہو سکتی ہے
اسکے علاوہ علاوہ ان کے بہت سے فرقے ایسے ہیں کہ اگرچہ حکم کفر کا تو دینا صحیح نہیں ہے
لیکن علمائے محققین اہلسنت نے حکم اونکی گمراہی کا ضرور صادر فرمایا ہے کہ یہ بھی ہتک حرمت کے
حضرت جناب شیخ مجدد صاحب مکتوبات میں فرقہ تفضیلیہ کی نسبت فرماتے
ہیں اما انصاف آن است کہ منکر افضلیت را حکم کفر نکنیم مبتدع و ضال دانیم این مسئلہ در حق یزید
پلید دولت ست کہ بواسطہ احتیاط در لعن او توقف کردہ اند الخ

لہ اے کاش ہم اپنے بچپن کی پہلی کتاب قواعد بغدادی کا سبق یاد رکھتے تو آج
مسلمانوں میں یہ فتنہ اور جھگڑا نہ ہوتا حضرت مجھے اپنا سبق یاد ہے۔ من سیکھے آمنت باللہ

تحریر یہ کے مناقب اور اون کے جلسہ کا کس خوبصورتی سے ذکر خیر ندوۃ العلماء مین
پیش کیا اور حسب ضابطہ منظوری اراکین سے مشرف ہوکر برملا منایا گیا کہ مین بالخصوص
اوس رائے کا ذکر کرنا چاہتا ہون جو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے اس مجلس کی تائید مین
پاس کی ہے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ نامور اہل الرائے مسلمانون کا ایک جلسہ ہے جس نے خوشی
و ہمدردی کے ساتھ ندوۃ العلما کی تائید اس جلسے مین کیگئی اسکی کیفیت سالانہ رپورٹ مین
علیحدہ نمبر صفحہ پر چھاپی گئی ہے یہ تجویز نواب محسن الملک مولوی محمد مہدی علیخان صاحب نے
پیش کی تھی اور سید محمد محمود صاحب نے اوسکی تائید فرمائی تھی جنکی نسبت یہ کہنا بالکل غیر مبالغہ ہے
کہ مثل انکی تربیت یافتہ عالی خیال مسلمان انگریزی تعلیم نے اسوقت تک ہندوستان مین
نہین پیدا کیا الخ ملخصا" واہ واہ کیا کہنا یہ سید محمد محمود صاحب وہی صاحبزادے سر سید
صاحب کے ہین اور یہ جلسہ اونہین کا جلسہ ہے جنکی نسبت تحقیق حقانی ناظرین کے ملاحظہ مین پیش کیگئی
مگر بلا دو مین اگر خود اپنی روایت و حکایت نہ ہے مشہور ہے اصول و فروع تقریر و تحریر سید کی تبدیل
و تغییر مصلحت سلامی و حسن تدبیر ہے اور جب خود سید محمود بہادر کے کمالات کا ندوہ مین یہ اظہار
ہے پھر مولوی حمید علی بہادر مولوی شبلی بہادر مقلدین و مداحین سید صاحب کا ارکان ندوہ ہونا
اب کیا محل تکرار و جائے انکار ہے بہر حال حقانی صاحب کی تحریر سابق اور شروانی صاحب کی
تقریر لاحق ملاکر دیکھے تو مخفی نرہیگا کہ طائفہ ندویہ کا حال پر اختلال نمونہ فتنہ دجال ہے ۔

قولہ پھر سیانے ہوکر جو ہم کسی جزئی مسئلہ کے اختلاف کے سبب سے اوسکی تکفیر کرنے لگتے ہین

تو کیا وہ ایمان مجمل و مفصل لڑکپن ہی تک کے لیے تھا جو انکے ایمان کی شرطین زیادہ
ہوجاتی ہین الخ **اقول** تمہاری قسمت کہ تم سیانے ہوکر دیوانے ہوگئے جو ایسے دنیائے
عقل و دین سے بیگانے بکنے لگے اور یہ کلام اہل خلاف ایمان مجمل و مفصل سنانے لگے
افسوس اسقدر بھی نہ سمجھے کہ کفر مقابل ایمان ہے جس بات کا ایمان لانا فرض ہے

سلہ مضامین ملخصہ روداد لکھنؤ مین جو بڑی تفاخر سے بغرض اظہار منقبت و فضیلت مجلس ندوۃ العلما شائع ہوا ہے ۱۲

اسیو جب سر سید نے تفسیر مین مغربی فلاسفرون کے خیالات بٹھانے اور اصل معانی کو دھکا دیکر باہر نکالنے مین جو کچھ کوشش کی ہے وہ اسلام جدید کے پیرون کے نزدیک قابل شکوری ہے مگر اسکے بعد سر سید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی جنت دوزخ ملائکہ جبریل بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل ترار دیا مگر ان کے معنے بدل دیے نیا الہام نئی نبوت جسکا کسی پر خاتمہ نہین جو معجزہ وخرق عادت کی محتاج نہین نیا جبریل نیا خدا جو وعا قبول کرنے پر قادر نہ تھا وہ سبکو انتظام عالم مین جاری کرنے کے بعد جیل ہو گیا ماننا پڑا جب اصل الاصول ہی مین یہ اختلاف ہے تو فروعات وعملیات نماز روزہ وحج وزکوۃ طہارت نجاست حلال حرام کی تو کیا پرسش ہے اب مین نہین سمجھتا کہ نئے اسلام کا باقی اسلام قدیم کے پابندونکی تعلیم کی کیسی اصلاح وترمیم کریگا سر سید کی تعلیم وتربیت جو مسلمانون کے بچون کے حق مین ابر رحمت کیطرح علیگڈہ کالج پر برستی رہتی ہے میرے نزدیک مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیے کسیطرح مفید نہین بلکہ سخت مضر خطرناک ہے اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سر سید کے دونون صاحبزادون کے حق مین ظاہر ہوا ہے وہ ان کے لیے ایک قدرتی تنبیہ اور زندہ دلون کیلیے عبرت ہے سر سید نے اسلام قدیم کو گرا کر جو جدید اسلام کے بنگلے مین صاحبزادونکو بٹھایا انجملہ اور ثمرات کے ایک ثمرہ بادہ خواری ہے جسنے قرضدار ہی نہین کر دیا بلکہ سرکاری ملازمت کے قابل بھی نہین رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کر دیا گیا علیگڈہ کالج اس سبب سے کہ ایک گھنٹہ تک اونمین دینیات کی چھوٹی کتابون کی تعلیم دیجاتی ہے اور ظہر وعصر کے وقت گھنٹے کو دسکے ذریعہ سے نماز پر مجبور کیا جاتا ہے خواہ بے وضو ہی کیون نہ ادا ہو سکے ارکان وشروط سے بھری ہی کیون نہ ہو مدرسۃ المسلمین کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہی نہین ہرگز نہین الخ ملخصا وملتقطا (دیکھو رسالہ رد تہذیب مرتبہ مرزا محمد بیگ صاحب مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

اس مقام پر اہل انصاف یہ بھی ملاحظہ فرمائین کہ ندوہ سے لاتوفق واعتزل تو ہزار بار فرما چکے ہین لیکن پھر بھی مولوی حبیب الرحمن صاحب شروانی نے تالیف

چیزین جو قرآن مین مذکور ہین انکا انکار یا اوسمین شک کریگا کافر ہوگا الخ۔

قولہ خدا کا نام ایسا ذیشان اور اوسکے ماننے والو نکی یہ اہانت الخ **اقول** نام کے ماننے والے تو وہ بھی ستھے جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کہتے ستھے پھر کیا اس نام کے ماننے سے انکی اہانت بُری ہو سکتی ہے حضرات نام کا برائے نام ماننا کوئی کار آمد چیز نہین ایمان و اسلام کا مدار جمیع ضروریات دین و ایمان کے قبول و تسلیم پر ہے جو شخص ایک امر ضروری دینی کا بھی منکر ہی گو خدا ئیتعالے کو مانتا ہو وہ بیشک خارج از دائرہ ایمان بلا کلام ہے اور اوسکی اہانت بھی شریعت مطہرہ کا ایک حکم عام ہے بلکہ مبتدعین کی اہانت بھی حکم شرعی عند المحققین الاعلام کم شرح مقاصد وغیرہ مین ہے وحکم المبتدع البغض والاہانۃ الخ

قولہ جب تمنی باوجود اسکے کہ وہ بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کہتا ہو اوسکی اہانت کی تو اب جسقدر اوسکی اہانت کیجاتی ہے وہ اہانت معاذ اللہ اللہ ورسول کی اہانت ہم الٹی توبہ الٹی توبہ الخ **اقول** جو شخص بلا اکراہ اللہ کو ایک اور رسول اللہ کو اللہ کا رسول کہتا ہو مگر اسکے ساتھ ضروریات دین محمدی سے کسی ایک امر ضروری کا بھی منکر ہو مثلاً خدا تعالی کے حلول کا کسیکے جسم مین قائل ہے یا ختم نبوت کا منکر ہے یا قرآن مجید مین وقوع تحریف و نقص بزد بشری کا قائل ہے یا غیر نبی کو نبی سے افضل کہتا ہے بلکہ قطع نظر ضروریات اجماعیہ دین محمدی کسی عقیدہ قطعیہ کا عقائد خاصہ اہلسنت سے بھی منکر ہو مثلاً اہلبیت کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنمی بتاتا ہو اور اونکی اہانت کو حلال و ثواب ٹھہراتا ہو ایسے شخص کی بھی اہانت حسب حکم خدا اور رسول اہلسنت کے نزدیک ضروری ہے جو ایسے شخص کی اہانت کو برا کہے وہ خود گمراہ و مخالف مذہب اہلسنت ہی حضرات **طائفہ ندویہ** کیا تم حضرت شاہ **عبد العزیز** صاحب سے لیکر ہزار ہا اکابر کو **صحابہ کرام** تک خدا تعالی کا اہانت کرنے والا اور دشمن اسلام جانتے ہو اس گمراہی سے جلد توبہ کرو مگر سچے دل سے اور آیندہ **ندوۃ العلما** کی خرابی سے باز آؤ صرف زبان سے الٹی توبہ الٹی توبہ کا تکیہ کلام کر لینا کیا کام آسکتا ہو۔

اوس کے ایمان کا کچھ حکم نہیں ہوتا اوس سے بچپن بلکہ ابھی فرض ہے طفولیت میں بعد حصول
عقل و فہم کے جب مسلمان کا لڑکا یا بات خیر دیکھتا ہے کہ سب کتب الٰہیہ پر ایمان لانا فرض ہے
انبیا پر ایمان لانا فرض ہے سب فرشتوں پر ایمان لانا فرض ہے بالجملہ کلیۃً جمیع احکام خدا تعالے
دل سے قبول کرنا فرض ہے اور اسی وقت سے جانتا ہے کہ ان باتوں کا انکار باعث زوال
ایمان ہے اور انکا منکر کافر ہے اگرچہ تفصیلاً۔ اوسوقت یہ نہیں سمجھتا کہ کون کون فرقہ
کس کس طرح احکام شریعت اسلام کے کس طرح کے خلاف و انکار میں کہ نتیجہ جسکا انکار
عناد و انکار یا تاویل و انکار و شک وغیرہ۔ پھر جب پورا عاقل بالغ ہو کر تحقیقات امور دین
اور حالات و خیالات مبتدعین پر اوسکو آگاہی ہوتی ہے تو اوسی حکم کلی اجمالی کے
کے مطابق جزئیات مسائل تفصیلیہ میں جو فرقہ یا شخص ضروریات دین کا منکر و مخالف
معلوم ہوگا اوس کو عاقل بالغ پر اسکی تکفیر کا اعتقاد رکھنا شرعًا ضروری ہوتا ہے خواہ وہ منکر نماز کا ہو
خواہ روزہ کا خواہ جنت کا منکر ہو خواہ نار کا۔ پس جو لوگ کہ ایمان کی شرطیں قرار دیتے نہیں
ہوسکتیں مگر قبول اجمالی کلیۃً جمیع احکام خدا تعالے کی تفریع جزئیات کا حکم تفصیلی ظاہر ہوگیا کہ باوجود
قبول اوس کلیہ کے پھر کسی جزئیہ کے انکار سے جو منکر ضروریات دین کا کافر تھا اوسپر حکم کفر عائد ہو جاویگا۔
فی الفقہ ندرہ کو مناسب ہے کہ پہلے لائق قواعد عقائد الاسلام کو دیکھے ایک مقام پر
لکھا ہے "کفر شرع میں ایمان کی ضد کا نام ہے پس جن چیزوں پر مجملاً یا مفصلاً ایمان لانا واجب ہے
اون کے انکار سے یا شک سے کفر ثابت ہوتا ہے خواہ مجملاً سب دین کا انکار کرے جسطرح
یہود و نصاریٰ وغیرہم کرتے ہیں یا کسی ایک بات ایسی کا انکار کرے جو بطور یقین کے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے یا قرآن کی ظاہر عبارت سے ثابت ہو جاوے دونوں صورتوں میں
کافر ہو جاتا ہے مثلاً دین کی چیزوں میں سے کہ جو قرآن کی ظاہر عبارت سے ثابت ہے نماز روزہ و حج وغیرہ
پس جو کوئی انمیں سے ایک کا بھی انکار کریگا کافر ہوگا یا زنا کا حرام ہونا یا سود و خنزیر و شراب وغیرہ
چیزوں کا حرام ہونا قرآن کی عبارت سے ثابت ہے پس انمیں سے کسی چیز کو بھی حلال کہیگا کافر ہو جاویگا علیٰ ہذا القیاس قیامت کا انکار یا جنت دوزخ وغیرہ

قولہ جو شخص خدا اور رسول کے بلا اکراہ ماننے والے کو کسی مسئلہ مین سمجھ کی پھیر اور اختلاف کیوجہ سے یا کسی
گناہ کے سبب سے مشرک و کافر کی برابر سمجھ لیا ہے تو یہ ہی کہ اوسنے اللہ و رسول کی عظمت نہ سمجھی الخ
اقول علمائے ندویہ سے لائق و فائق واعظ عقائد الاسلام مین فرماتے ہین کہ کفر
شرع مین ایمان کی ضد ہے پس جن چیزون پر ایمان اور تصدیق کرنا ایمان تفصیلی مین ضرور ہو اونکے
انکار کرنے سے خواہ دل مین انکار کرے یا زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکالے جس سے صراحۃً یا
اشارۃً انکار ثابت ہو جاوے یا کلمات شک زبان سے نکالے یا کسی ایسے کام سے جو منافی
تصدیق ہو قطعی کافر ہو جاتا ہے گو یہ شخص آپکو مومن سمجھے اور عبادات عملین لاوے کفار کی طرح
ہمیشہ جہنم مین جلینگے الخ ملخصاً و ملتقطاً۔

قولہ حضرات یہی سبب ہے یہ مسئلہ عقائد و فقہ کی کتابون مین صاف صاف لفظون مین منع ہے
کہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نکرو الخ۔ **اقول** افسوس افسوس افسوس کہ صاف صاف لفظونکا
مطلب بھی علمائے ندویہ کی سمجھ مین نہین آتا اگر مذہب اہلسنت کی ترمیم پر اپنی ناسمجھی سے آمادہ
[illegible] [illegible] صاحب کی شامی مین اسکی تصریح موجود ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔

بیان تحقیق ان المراد باہل القبلۃ فی ہذہ القاعدۃ ہم الذین لاینکرون ضروریات الدین
لا من توجہ وجہہ الی القبلۃ فی الصلاۃ قال اللہ تعالی لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب
ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر الآیۃ فمن انکر ضروریات الدین لم یبق من اہل القبلۃ
لان ضروریات الدین منحصرۃ عندہم فی ثلثۃ مدلول الکتاب بشرط ان یکون نصا
صریحا لایمکن تاویلہ کتحریم الامہات والبنات وتحریم الخمر والمیسر واثبات العلم والقدرۃ والکلام
لہ تعالی وکون السابقین الاولین من المہاجرین والانصار محبوبین عند اللہ تعالی وانہ لایجوز ایذاؤہم
والاستخفاف بہم ومدلول السنۃ المتواترۃ لفظا ومعنی سواء کان من الاعتقادیات او من العملیات وسواء
کان فرضا او نفلا کوجوب محبۃ اہل البیت من الازواج والبنات والجمعۃ والجماعۃ والاذان والمجمع علیہ اجماعا قطعیا
کخلافۃ الصدیق والفاروق ونحو ذلک ولا شبہۃ ان من انکر مثال ہذہ الامور لم یصح ایمانہ بالکتاب

[illegible] ۱۵ —

ہو اسی مقام کے آخر مین دیکھیے اعلم ان عدم تکفیر اہل القبلہ موافق لکلام الشیخ الاشعری
والفقہاء وکما ہو لکھا اذا فتشنا عقاید فرق الاسلامیین وجدنا منہا ما یوجب الکفر قطعاً کالعقائد
الراجعۃ الی وجود الٰہ غیر اللہ سبحانہ والی حلولہ فی بعض اشخاص الناس والی انکار نبوۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم والی ذمہ واستخفافہ والی استباحۃ المحرمات واسقاط الواجبات الشرعیۃ والی الاشارۃ
بقولہ وسفہہ بید لہذا تحققنا الی آخرہ پھر آخر کتاب مین یون تحقیق فرمائی ہی ولا نکفر اہل القبلۃ الا بما
فیہ نفی للصانع القادر العلیم او انکار النبوۃ او انکار ما علم مجیئہ علیہ السلام بہ ضرورۃ الی قولہ
واما ما عداہ فالقائل بہ مبتدع غیر کافر الخ

قولہ درمختار مین ہے **اقول** اوسی درمختار مین ہے وان انکر بعض ما علم
من الدین ضرورۃ کفر بہا کقولہ جسم کالاجسام وبانکار صحبۃ الصدیق رضی اللہ عنہ **حاشیہ**
شامی مین ہو اذ لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام من حدوث العالم وحشر الاجساد و
نفی العلم بالجزئیات وان کان من اہل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر الخ

۵۱ ترجمہ جاننا چاہیے کہ نہ تکفیر کرنا اہل قبلہ کی موافق کلام شیخ اشعری اور فقہا کے ہی جیسا کہ گذرا لیکن جب ہم نے
دریافت کیا عقاید اسلامی فرقون کے عقیدہ ڈھونڈھا پایا ہم نے اون مین کو جو قطعاً موجب کفر ہین جیسے عقیدہ جو پھرتے ہوئے طرف
طرف وجود الٰہ غیر اللہ سبحانہ کے یا طرف حلول اللہ تعالیٰ کے بعض آدمیون مین یا طرف انکار نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے یا طرف ذم اور استخفاف آنحضرت کے یا طرف مباح کرنے محرمات کے یا طرف ساقط کرنے واجبات شرعیہ کے اور سلیے اشارہ ہو قول مین کہ
[illegible] سے ہم نے تحقیق کیا شیدہ ۱۲
۵۲ اور نہین کافر کہا جاتا اہل قبلہ کو اون باتون مین جن مین انکار ہو صانع قادر علیم کا یا انکار ہو نبوۃ کا یا انکار ہو اون امور کا
ضروریہ کا جو نبی علیہ السلام نے ساتھ لائے اور اخیر اس قول تک لیکن علاوہ ان کے قائل اسکا مبتدع ہی کافر نہین ۱۲
۵۳ اور اگر انکار کیا بعض اون باتون کا جو ضروریات دین سے ثابت ہین اس ہو کافر کہا جاویگا جیسے یہ کہنا کہ ..... ایک شے کے
مثل اور جسمون کے یا انکار صحابی ہونے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا کرے ۔ ۵۴ کیونکہ نہین خلاف ہی مخالف ضروریات دین کے کفر مین
حدوث عالم وحشر اجساد سے اور انکار علم جزئیات باری تعالیٰ سے ہو اگرچہ ہووے اہل قبلہ سے نزول عبادات تمام عمر جیسا کہ شرح تحریر مین لکھا ہی ۱۲

لفظ کو بدلکر جاہلوں کو دہوکا دینا اور اوسکی تفسیر اور تفصیل سے جو بتصریح علما محققین ثابت ہو اغماض کرنا
شیعہ نفاق ہے اور پہر اسکا نام اتفاق رکھنا محض عناد و شقاق ہے اور قطع نظر مسئلہ تکفیر و عدم
تکفیر اہل قبلہ سے عقائد و فقہ کی کتابوں میں جا بجا بیان ہے کہ مخالفین اہلسنت کو مانند خوارج
وغیرہم کے گمراہ و مبتدع بتاؤ اور مستحق اہانت نہ مانو خدا تعالی کو سب سے راضی بتاؤ سب کو حق پر
ٹھہراؤ پس یہ استدلال طائفہ ندویہ کا اس عبارت سے اجمال پر محض تفضیل جہال ہے ندوہ کو
لائق نفاق و اختلاط اپنے عقائد الاسلام میں فرماتے ہیں اسلام سے
گمراہ فرقوں کو کہ وہ خارجیہ رافضیہ قدریہ جبریہ وغیرہا ہیں جبتک اون سے کسی قطعی الثبوت
چیز کا انکار یا شک ثابت نہوگا ہم اون کو کافر نہ کہینگے ہاں بسبب خلاف کرنے جمہور مسلمین کے
یا انکار احادیث مشہورہ کے یا نصوص صریحہ کی تاویلات کرنے کے یا سب و شتم
کرنے اکابر دین کے گمراہ کہتے ہیں اور اگر اون میں کوئی فرقہ امر قطعی الثبوت کا انکار کریگا
یا اسمیں شک کریگا تو بالکل کافر ہوجائیگا اور امت محمدیہ سے خارج ہوگا سو وہ اور کفار کی مانند
ہمیشہ دوزخ میں رہیگا الخ

قولہ شرح مواقف میں ہے الخ **اقول** واہ واہ آپ اور شرح مواقف بقول شخصے
وہ بیت کرے خدا ہی کی باتیں خدا کی شان ہے جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا بہرحال
اوسکے معنی سے بھی واقف ہوجائیے علامہ **چلپی** حاشیہ میں لکھتے ہیں قولہ لا نکفر احدا من اہل القبلۃ[۱]
معناہ ان الذین اتفقوا علی ما ہو من ضروریات الاسلام کحدوث العالم وحشر الاجساد وما اشبہ ذلک
واختلفوا فی اصول سواہ کمسئلۃ الصفات ونحو ذلک فلا نزاع فی کفر اہل القبلۃ المواظب طول العمر علی الطاعات
باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونحو ذلک الخ ملخصا حضرات اگر حاشیہ میسر نہو تو خود شرح مواقف

[۱] ترجمہ اوسکا یہ کہنا کہ ہم کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ جو متفق ہیں ضروریات دین
اسلام پر جیسے حادث ہونا عالم کا اور حشر اجساد کا اور جو مثل اسکے ہے اور اختلاف کریں اصول میں انکے سوا جیسے مسئلہ صفات وغیرہ تو ان
اہل قبلہ کے کفر میں تو کچھ جھگڑا نہیں جو تمام عمر عبادت میں مشغول رہے ساتھ اعتقاد قدیم ہونے عالم کے اور انکار حشر کے اور مثل ایسی باتوں کے ۱۲

اوس نے انکار ضروریات دین کا التزام کر لیا اور جو شخص دیگر عقائد اہلسنت کا منکر ہو وہ کافر قطعی
نہیں ہے مگر بلاشک مبتدع و گمراہ ہے **قولہ** یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ ایک
بات کا دوسری بات سے لازم آجانا اور شئے ہے اور اوس لازم کا التزام کر لینا اور شئے ہے زید کے
قول سے بکر کے نزدیک کفر لازم آجاتا ہے اور زید اوس کفر کا ملتزم نہو تو اس سے زید کافر نہیں
ہوجاتا ہاں زید اگر اوس کفر کا التزام کرے تو البتہ کافر ہوجائیگا **اقول** یہ جناب والا رکین کی باتین
تو آپ کو خوب یاد ہین مگر بمقتضائی لکیلا یعلم بعد علم شیئا کے مطلب کا علم اسوقت تک نہین
اور باینہمہ تحقیقات تقول اہلسنت کی مخالفت کو حق ٹھہرائے پیقدر ضرار ہے مسئلہ لزوم الکفر لیس بکفر
سے فرق منکرین ضروریات دین کی تکفیر باطل نہین ہوسکتی کہ اونکو اصل کفر یعنی انکار ضروریات
دین کا التزام ہے ہان وہ فرق جو بظاہر جملہ ضروریات دین کا تفصیلا صراحۃ اقرار کرتے ہین
مگر اون کے اقوال فاسدہ سے بالآخر انکار ضروریات دین کا لازم آجاتا ہے من حیث لا
یشعرون وہ بیں قول کے بموجب اگرچہ کافر نہین قرار پاتے ہین مگر اون کے گمراہ ہونے پر
اہلسنت کا اجماع ہے اسکی مثال یون سمجھ لینا چاہیے کہ جو شخص حق سبحانہ کو واسطے جہت و مکان کا
قائل ہو مگر جسمیت کالاجسام کا معتقد نہو تو کہا جاے گا کہ اوسپر کفر لازم ہے اسواسطے کہ قول جہت
مکان قول جسمانیت کو مستلزم ہے کہ وہ کفر ہے مگر اوسنے اوس کفر یعنی جسمانیت کا التزام
نہین کیا لہذا اوسکو بقول محققین کافر نہ کہنا چاہیے مگر مبتدع و گمراہ سمجھنا ضروری ہے اور جو شخص
جسمانیت کالاجسام کا قائل ہوگا وہ بیشک کافر ہے کہ اوسنے قول کفر یعنی جسمانیت کا التزام
کر لیا یا مثلا جو فرقہ باوجود اقرار حقیت کلم اللہ موسی تکلیما کے قیام صفت کلام کے ساتھ ذات حق
سبحانہ کے انکار کرے تو کہینگے کہ اسصورت مین لزوم کفر ہے کہ انکار قیام صفت کلام سے
اصل کلم اللہ کا انکار لازم آتا ہے اور وہ کفر ہے مگر چونکہ کلم اللہ کا اقرار ہے اور تکلم بغیر
قیام کلام کہتا ہے تو اوسنے کفر کا التزام نہین کیا اور جو شخص نفس آیت کلم اللہ کا انکار کریگا
اوسکو ضرور کہینگے کہ اوسنے کفر کا التزام کیا اگرچہ وہ کلمہ شہادت کا اقرار کرتا ہو وقس علی ہذا

قولہ اس قول کا مطلب شامی نے یوں بیان کیا الخ **اقول** افسوس کہ ان حضرات کی بصیرت پر تو اول
ہی سے پردہ پڑا تھا اب معلوم ہوا کہ عبارت پر بھی پردہ پڑ گیا ہے **شامی** نے جو سابقا و لاحقا اسکے
متعلق لکھا ہے وہ نظر نہ آیا سابق میں یہ ہے ماخوذ من الفتح حیث قال واما المعتزلۃ فمقتضی الوجہ حل مناکحتہم
لان الحق عدم تکفیر اہل القبلۃ وان وقع الزاما فی المباحث بخلاف من خالف القواطع المعلومۃ بالضرورۃ
من الدین مثل القائل بقدم العالم ونفی العلم بالجزئیات علی ما صرح بہ المحققون الخ اور لاحق میں یہ موجود ہے
وبہذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوہیۃ فی علی رضی اللہ عنہ وان جبرئیل غلط فی الوحی او کان
ینکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ تعالی او یقذف السیدۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا فہو کافر لمخالفتہ القواطع
المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیا رضی اللہ تعالی عنہ او یسب الصحابۃ فانہ
مبتدع لا کافر الخ اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ جو شخص کلمہ کا اقرار کرتا ہو اور کعبہ کیطرف
سجدہ کرتا ہو اور باوجود اس کے ضروریات دین سے کسی امر کا منکر ہو وہ ضرور بیچ مچ کافر ہے کہ

ف۱ ترجمہ در مختار کا یہ کلام فتح القدیر سے ماخوذ ہے جہاں انہوں نے فرمایا کہ مقتضائے دلیل یہی ہے کہ معتزلہ سے مناکحت
درست ہو کہ حق یہی ہے کہ اہل قبلہ کافر نہیں اگرچہ بطور الزام مباحثوں میں انکی تکفیر واقع ہوتی بخلاف انکے جو یقینی ضروریات
دین کے منکر ہیں جیسے غیر خدا کو قدیم ماننے والا اور باری عزوجل سے علم جزئیات کی نفی کرنیوالا کہ ایسے لوگ بلا شبہہ کافر ہیں جیسا
کہ ائمہ محققین نے تصریح فرمائی ۱۲

ف۲ یہی سے ظاہر ہو گیا کہ رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو خدا کہتا ہو یا کہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام کو وحی پہنچانے
میں دھوکا ہوا یا امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا صحابی نہ مانے
یا حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شان طاہر میں وہ کلمہ ملعونہ اہل بہتان کا بکے تو وہ کافر ہے کہ یقینی ضروریات
دین کا خلاف کرتا ہے بخلاف اسکے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی
عنہما پر تفضیل دے یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی شان میں گستاخی کرے کہ وہ گمراہ بد دین
ہے کافر نہیں ۱۲

سے جو کہا کرتے ہین کہ اوس وقت کا مقتضا ی مصلحت وہی تھا لیکن اس وقت زمانہ موجودہ کی مصلحت کا خیال ضرور ہے پس مصلحت وقت باجاۓ کلمہ گو ہونیکے مبتدعین منکرین ضروریات دین کو بھی گمراہ کہنا چاہیے اونکو بھائی ٹھہرانا اونکی محبت دلی فرض بتانا اونکو مصاحب و ہم پیالہ و ہم نوالہ بنانا اونکار و نہ کرنا اونکی ضلالت چھپانا مصلحت وقت ہے ایسے خیالات بھی قبیل کفریات تاویلیہ سے ہین۔

اب ندوہ کے لائق فائق واعظ کا کلام سنا چاہیے مقتدا ی اسلام کہتے ہین بعض گمراہ جنکو مباحین کہتے ہین اونہون نے یہ قرار دے رکھا ہے کہ جب بندہ صدق دل سے ایمان لاۓ اور نہایت محبت الٰہی اور صفا ی قلب اوسکو حاصل ہو جاتے تو اوس سے شرع کے امر و نہی دور ہو جاتے ہین اور ہر گناہ اوسکو مباح ہو جاتا ہے الی قولہ سو یہ کفر و گمراہی ہے اور اسمین بہت فرقے ہین ہندوستان مین سالاریہ مداریہ وغیرہ لوگ بھی کرتے ہین نماز روزہ نہین جانتے کبائر کو حلال سمجھتے ہین اور جو کوئی قرآن و حدیث کی دلیل پیش کرے تو کہتے ہین یہ قرآن تمہارے لیے ہے ہمارا قرآن اور ہے یا ہمارے دس پارے اور ہین . . . . . . سو ایسے لوگ قطعی کافر ہین انتہیٰ ملخصاً اور اوسی مین ہر قوم سے جنکی تنظیم کا مشغلہ ہے جسنے انکار کیا مثلاً یون کہا کہ فرشتہ کا وجود اگر ہوتا تو ہمکو بھی کہین نظر آتا دنیا کے لوگون سے سنانے کیواسطے قرآن مین فرشتہ کا ذکر کیا ہے کافر ہوگا۔ یا کہا دوزخ و جنت فقط لوگون کے ڈرانے اور خوش کرنے کو ذکر دیے ہین ورنہ ہین نہین یا جنت و دوزخ ثواب و عذاب جو قرآن مین مذکور ہے انکار کیا مثلاً کہا وہان حور و غلمان نہین ہین یا دوزخ یا بہشت نہین ہے کافر ہو گیا انتہیٰ ملخصاً

تو مثلاً حنفی شافعی اور اہل حدیث کا یہ مسئلہ ہے کہ متروک التسمیہ نسیاناً حلال ہے اور مالکی مذہب مین حرام ہے پس اس صورت مین حنفی شافعی اہلحدیث کے قول سے مالکی کے نزدیک اور مالکی کے قول سے حنفی شافعی اور اہلحدیث کے نزدیک کفر لازم آجاتا ہے کیونکہ ایک

لیکن اس بحث سے طائفہ ندویہ کا مطلب یعنی عدم جواز تکفیر منکرین ضروریات دین ہرگز ثابت
نہیں ہوسکتا کہ اس صورت میں التزام کفر ہے نہ لزوم کفر اور طائفہ ندویہ کا یہ خیال ہرگز صحیح نہیں
کہ جو شخص کلمہ کا تو اقرار و اعتقاد رکھے مگر وجود ملائکہ یا قیامت و جنت و نار یا حور و غلمان یا فرضیت
زکوٰۃ یا صوم رمضان کا انکار کرے وہ کافر نہ ہوگا جبتک یہ بھی نہ کہے کہ خدا تعالے نے
تو قیامت و جنت و نار و حور و غلمان کی خبر دی ہے و فرضیت زکوٰۃ و صوم کا حکم دیا ہے لیکن میں عیاذاً
خدا تعالی کی خبر و حکم کا جاحد و منکر ہوں کیونکہ ضروریات دین کا انکار ہر طرح کفر ہے قطعاً خواہ بطور
عناد و جحود یا بطور تجہیل خواہ بطور تشکیک خواہ بطور تاویل کہ منکر ضروریات اسلام بحیلۂ تاویلات
فاسدہ کے بھی کافر ہے۔ **شاہ عبد العزیز** صاحب کے **فتاوی** میں تحت قدم التصدیق لہ مراتب
اربع فحصل للکفر ایضاً اقسام اربعة الاول کفر الجہل وہو تکذیب النبی صلے اللہ علیہ وسلم صریحا
فیما علم مجیئہ بہ مع العلم بکونہ علیہ السلام کاذبا فی دعواہ وہذا کفر ابی جہل وضرابہ الثانی کفر الجحود والعناد
وہو تکذیبہ مع العلم بکونہ صادقا فی دعواہ وہو کفر اہل الکتاب وکفر ابلیس من ہذا القبیل الثالث کفر
الشک کما کان الاکثر المنافقین الرابع کفر التاویل وہو ان یحمل کلام النبی علیہ السلام علی غیر محملہ او
علی التقیة ومراعاة المصالح ونحو ذلک الخ یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ثبوت احکام ضروریات
اسلام جو ائمہ کرام کے نزدیک حضرت شارع علیہ السلام سے قطعاً ثابت ہیں اونکی انسبت اخفی
عقلاء زمانہ حال کہ فی الحقیقت سفہاء وجہال ہیں اپنی مخالفت شارع علیہ السلام سے چھپا لینگے

۵ ترجمہ جبکہ تصدیق ایمان کی چار درجے ہیں تو کفر کی بھی چار قسمیں ہیں۔ اول کفر جہل اور وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کھلا جھٹلانا ہے اون باتوں میں جو ثابت ہیں کہ وہ انہیں ساتھ لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
جھوٹا دعویٰ نبوت میں کاذب جانکر اور یہ کفر ابوجہل اور اوسکے مانند وں کا ہے دوم کفر انکار و عناد
اور یہ جھٹلانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں اپنے دعوے میں سچا جانکر اور یہ کفر اہل کتاب کا ہے
اور کفر ابلیس کا اسی قسم سے ہے سوم کفر شک جیسا کہ بعض منافقین کا تھا چہارم کفر تاویل اور وہ یہ ہے کہ
حمل کیا جاوے کلام نبی علیہ السلام کا بے موقع یا تقیہ پر اور رعایت مصلحت وغیرہ پر ۱۲ . . . .

تسبت النفوس لان هؤلاء ايضا ادى اجتهادهم الى ما قالوه وهم يظنون ان ذلك هو الحق فان قلت بطلان مذهب هؤلاء ظاهر فبطلان مذهب من يخالف نص الحديث الصحيح ايضا ظاهر وكما ثبت بظواهر النصوص ان الله تعالى يرى والمعتزلي ينكر ها بالتاويل وكذلك ثبت بظواهر النصوص مسائل خالف فيها الحنفي كمسئلة النكاح بلا ولي ومسئلة شفعة الجوار ونظائرهما فاعلم ان المسائل تنقسم الى ما يتصور ان يقال فيه كل مجتهد مصيب وهي احكام الافعال في الحل والحرمة وذلك هو الذي لا يعترض على المجتهدين فيه اذ لا يعلم خطائهم قطعا بل ظنا والى ما يتصور ان يكون المصيب فيه الا واحد كمسئلة الرؤية والقدر وقدم الكلام ونفي الصورة والاستقرار على الله تعالى فهذا مما يعلم خطاء المخطي فيه قطعا فاذا البدع كلها فينبغي ان تحسم ابوابها وتنكر على المبتدعين بدعهم وان اعتقدوا انها الحق كما يرد على اليهود والنصارى كفرهم وان كانوا يعتقدون ان ذلك حق لان خطاءهم معلوم على القطع بخلاف الخطاء في مظان الاجتهاد

صرف روحين حاضر سجاد ينگي ۱۲ اسلئے کہ اونکا بھی اجتہاد اسیطرف اونکو لیگیا ہی جو وہ کہتے ہین اور اوسیکو حق سمجھتے ہین اسکے جواب مین اگر تو یہ کہے کہ ان لوگون کے مذہب کا باطل ہونا ظاہر ہی تو اوسکے مذہب کا باطل ہونا بھی ظاہر ہے جو مخالف ہو نص حدیث صحیح کے اور جسطرح ظاہر نص سے دیدار الٰہی ثابت ہی اور معتزلی اسکے منکر ہین تاویل سے اسیطرح ظاہر نصوص سے ایسی مسائل ثابت ہین جنمین حنفی خلاف کرتے ہین جیسے مسئلہ نکاح بلا ولی اور مسئلہ شفعت جوار وغیرہ تو جاننا چاہیے کہ مسائل کی قسمین ہین ایک تو وہ ہین جنمین کہا جاتا ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہی اور وہ حکم افعال ہین حلت حرمت مین اور انہین مین مجتہد پر اعتراض نہین ہوتا کیونکہ اونکی خطا یقینی نہین معلوم ہوتی بلکہ ظنی ۔ دوسرے وہ ہین کہ جنمین ایک ہی مصیب ہوسکتا ہی جیسے مسئلہ رویت اور قدر اور قدم کلام اور نفی صورۃ و استقرا پس یہ ایسی باتین ہین کہ جنمین خطا کرنے والیکی خطا معلوم ہوجاتی ہے یقیناً پس اگر تمام بدعت پھیلتی ہو تو اوسکے دروازے جلا دینا چاہیے اور مبتدعین پر انکار کرنا چاہیے اگرچہ وہ بدعت کی حق ہونے کا اعتقاد رکھتے ہون جیسے کہ یہود و نصاری پر اونکا کفر ثابت کیا جاتا ہے اور اگرچہ وہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ حق ہے ۔ اسلئے کہ اونکی خطا معلوم ہے یقینی بخلاف خطائے ظنیات اجتہادیہ کے ۱۲

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

چیز ہو ایک فریق کے نزدیک حرام ہے دوسرا فریق حلال بتاتا ہے اور حلال کو حرام اور حرام کو
حلال کہنا یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ الخ **اقول** یہ تقریر تر دید محض تغلیط و تجہیل بلکہ غوا
و تضلیل ہو نہ یہاں لزوم کفر کا احتمال نہ التزام کا خیال۔ نہ حنفی شافعی کے نزدیک مالکی
کے قول سے کفر لازم ہو نہ مالکی کے نزدیک حنفی شافعی کے قول سے کفر لازم ہوتا ہو
حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے سے جو کفر لازم ہوتا ہے وہاں حلال و حرام سے وہ حلال
و حرام مراد ہیں جنکی حلت و حرمت ضروریات دین میں داخل ہے اور بعض اہلسنت کے نزدیک
وہ حلال و حرام بھی اسی حکم میں داخل ہیں جنکی حلت و حرمت کی اگرچہ ضروریات دین
میں تو داخل ہونے میں کلام ہو لیکن اونکی حلت و حرمت پر اجماع قطعی ہو گیا ہے
باقی مسائل اختلافیہ اجتہادیہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین پر ایسے حکم کا لازم ہونا سہو
غلطی ہے بلکہ لزوم حکم فسق و ضلالت بھی باطل ہے بلکہ ایک جانب بطلان کا جزم کر لینا
بھی صحیح نہیں شرح مقاصد و تحافت وغیرہ میں ہے ومن المبطلین من جعل
الاختلافات فی الفروع بدعۃ وضلالۃ الخ اور یہ خیال کہ آخر مذہب کا کہ حب حنفیہ شافعیہ
با وجود ہمی اختلافات کے معترض نہیں تو دیگر فرق باطلہ یعنی شیعہ و نیچریہ و غیر مقلدین کو
بھی برا نہ جاننا چاہیے پس یہ قیاس مع الفارق ہے جیسا **[1]** العقائد میں ہے
فان قلت اذا کان لا یعترض علی الحنفی فی النکاح بلا ولی لانہ یری انہ حق فینبغی ان
لا یعترض علی المعتزلی فی قولہ ان اللہ لا یری وقولہ ان الخیر من اللہ والشر لیس من اللہ
وقولہ کلام اللہ مخلوق ولا علی الحشوی فی قولہ ان اللہ جسم ولہ صورۃ وانہ مستقر
علی العرش بل لا ینبغی ان یعترض علی الفلسفی فی قولہ الاجساد لا تبعث وانما

[1] ترجمہ پس اگر تو یہ کہے کہ جب حنفیہ پر بغیر ولی کے نکاح میں اعتراض نہیں کیا جاتا اس سبب سے کہ وہ اوسکو حق سمجھتے ہیں تو چاہیے کہ معتزلی و حشوی بلکہ فلسفی پر بھی اونکی اون باتوں میں اعتراض نہ کیا جاوے کہ اللہ کا دیدار نہ ہوگا۔ بھلائی اللہ کی جانب سے ہو اور برائی اوسکی جانب سے نہیں کلام الٰہی مخلوق ہے۔ اللہ جسم ہے اوسکی صورت ہے اور وہ ایک مقام عرش پر ہی ٹھہرا ہوا ہے بدن حشر کے دن نہ اوٹھائے جاوینگے ۱۲

کہا جاتا ہے ظاہرا طائفہ ندوہ کا اصل مطلب یہی ہے کہ فرق اباحیہ و باطنیہ و نیچریہ کو بحیلہ
اونکی کلمہ گو ہونیکے دینی بھائی سمجھنا چاہیئے تاکہ آزادی قایم رہے اب طائفہ ندوہ سے
لائق فائق واعظ کا کلام سننا چاہیے عقائد الاسلام میں لکھتے ہیں ملحدوں کا
ایک فرقہ اپنے آپ کو اہل باطن کہتا ہے وہ کہتے ہیں قرآن و احادیث کے معانی یہ نہیں ہیں جو
الفاظ کی ظاہر دلالت سے سمجھے جاتے ہیں مثلاً اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ کے یہ معنی نہیں ہیں
کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو بلکہ قرآن کو اللہ و رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے سوا کوئی نہیں
جانتا ہے اصل غرض اونکی اس سے شریعت کا باطل کرنا ہے کیونکہ وہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ
کو فرض نہیں جانتے سو یہ بالکل گمراہی اور کفر کی بات ہے الخ اور اوسی عقائد الاسلام میں ہے
جس چیز کی فرضیت قرآن ظاہر عبارت سے یا حدیث متواتر سے معلوم ہو جاوے پس جو شخص اوسکو
فرض نہ کہیگا کافر ہوگا یا جس چیز کا حلال ہونا اسطرح سے ثابت ہو چکا ہو اور اسکو حرام کہیگا کافر
ہوگا اسیطرح جس چیز کا حرام ہونا قرآن کی ظاہر عبارت یا حدیث متواتر سے ثابت ہوا اوسکو
حلال کہیگا کافر ہو جاویگا پس جسنے کہا کہ خنزیر یا سود کھانا یا زنا کرنا حلال ہے کافر ہو گیا
الخ ملخصاً۔

فائدہ ضروریہ طائفہ ندوہ نے جو اس تقریر میں حنفی شافعی کو مقابل اہلحدیث کا ظاہر
کیا یہ ایک بڑا کید ہے جس سے عوام اہل اسلام کے ذہن میں یہ بات جمائی گئی کہ علماء مقلدین
ائمہ سابقین اگرچہ کافر تو نہیں ہیں مگر مخالف حدیث رسول اللہ ہیں لہذا وہ اہلحدیث نہیں
ہیں بلکہ اہلحدیث ہمیشہ غیر مقلدین ہیں اور جب عام اکثرین تک وہ نے اس تقریر میں چون و چرا
نہیں کی تو گویا اوسکا اجماع ہو گیا حالانکہ نفس الامر میں متبعین کلام اللہ و حدیث رسول اللہ
علماء مقلدین فقہاء کرام ہیں پس یہی اہل تفسیر ہیں اور یہی اہل حدیث ہیں غیر مقلدین
جو ہندوستان میں اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور باوجودیکہ اجتہاد کی لیاقت ہرگز نہیں
رکھتے مجتہد بنتے ہیں اور حضرات مقلدین ائمہ اربعہ بلکہ خود حضرات ائمہ اربعہ بالخصوص حضرت

تحفہ اثنا عشریہ اختلاف اہلسنت ہمہ در فروع فقہیہ است نہ در اصول و اشتباہ
و اختلاف فروعی مبنا بر اجتہاد دلیل بطلان مذہب نمیتواند شد الخ یعنی طائفہ
مذوبہ سے لائق فائق و اعدا عقائد الاسلام ہیں تحفہ میں سوال
اہل سنت و جماعت بھی آپس میں مخالف ہیں جواب عقائد میں سب متفق ہیں اور جھگڑا
عقائد کے اتفاق و عدم اتفاق کا ہے ورنہ جزئیات عملیات میں اختلاف تو
موجب وسعت رحمت ہو الخ بالجملہ اوس قول میں وہ حرام و حلال مراد ہیں کہ
جنکی حلت و حرمت اجتہادی اختلاف صحابہ کرام ہے اور وہی منشاء احکام مختلفہ
ائمہ اربعہ عظام ہے پس اس مسئلہ اور مثال کا یہاں ذکر کرنا فاسد ملا کلام ہے
ہاں جس حرام کی حرمت ضروریات دین میں داخل ہے جیسے ماں کے ساتھ نکاح حرام ہونا
اور جس حلال کی حلت ضروریات دین میں داخل ہے جیسے بیٹی کی تزویج سے نکاح کا حلال ہونا
ایسے احکام کا برعکس کر دینے والا اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو قطعاً ہر طرح سے کافر ہے پس طائفہ
مذوبہ کی قیود فاسدہ کا ایجاد محض الحاد ہے اسیطرح جو شخص کہے کہ اکل خنزیر حلال ہے وہ بیشک قطعاً
کافر مطلق ہو جاوے گا خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول نے تو حرمت بیان نہیں
فرمائی تھی لیکن آیت تحریم کسی نے زیادہ کر دی ہے خواہ یوں سمجھے کہ وہ حکم منسوخ ہے اور آیت
ناسخہ کو جامعین قرآن نے کم کر دیا ہے خواہ یوں سمجھے کہ اون آیات کا وہ مطلب نہیں
ہے جو عام اہل اسلام سمجھتے ہیں بلکہ اون آیات میں کوئی تاویل موافق اپنی سمجھ کے پیش کرے
خواہ یوں سمجھے کہ اوس آیت کو . . . [illegible] دوسری آیات معارض ہیں جیسا کہ باستدلال
آیت خلق لکم ما فی الارض جمیعا وغیرہ سے باوجود اقرار کلمہ شہادت فرق اباحیہ کا
ایسا ہی عقیدہ شیطانیہ ہے خلاصہ یہ کہ اہلسنت کے نزدیک ایسے سب فرقے قطعاً و یقیناً
کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں اور کلمہ توحید پڑھنے سے ہرگز مسلمان نہیں ٹھہر سکتے چہ جائیکہ
اہلسنت کے اسلامی بھائی ٹھہریں اور اونکی محبت فرض ہو جائے اور اونکا بغض ضد اسلام

ومتابعت کتاب وسنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال
ومبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیرون بودند این اعتقاد نکنند مگر جاہلی کہ از جہل خود
بیخبرست یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین ست ناقصی چند احادیث چند را یاد
گرفتہ احکام شریعت را منحصر در ان ساختہ اند و ما ورای معلوم خود را نفی مینمایند و انچہ نزد ایشان
ثابت نشدہ منفی میسازند ؏ چو آن کرمی کہ در سنگے نہانست ❊ زمین و آسمان او
ہمانست ❊ وا ویلا ہزار وا ویلا از تعصبہائی بارد ایشان و از نظرہائی فاسد ایشان الخ
ملخصًا اور نیز مکتوبات میں ہے حضرت خواجہ محمد پارسا کہ از خلفای اکمل حضرت خواجہ نقشبند
و عالم محدث ست در کتاب فصول ستہ نقل معتمد می آرد کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ عمل خواہد کرد و حلال او را حلال
و حرام او را حرام الخ اور نیز مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی گوید ما علم بخلاف آن
دلیل داریم گوئیم کہ علم مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست درینباب ظن مجتہد معتبر ست
و ادلہ مجتہدین را او ہن از بیت عنکبوت گفتن بسیار جرأت نمودن ست و علم خود را بر علم
اکابر ترجیح دادن ست الخ اور نیز مکتوبات میں فرماتے ہیں احادیث را این اکابر لواسطہ
قرب عہد و وفور علم و حصول ورع و تقوی از ما دور افتادگان بہتر میدانستند و صحت و سقم و نسخ
و عدم نسخ آنہا بیشتر از ما میشناختند الخ اور نیز مکتوبات میں فرمایا ہے ہمچنان کہ اعتقاد
بموجب کتاب و سنت ضروری ست عمل بمقتضای آن نیز بہ تحقیکہ ائمہ مجتہدین از کتاب و سنت
استنباط فرمودہ اند و استخراج احکام از آنہا نمودہ اند و علم این احکام نیز ضروری ست مقلد را نمیرسد
کہ خلاف رای مجتہد از کتاب و سنت احکام اخذ کند و بر آن عامل باشد باید کہ در عمل قول
مختار از مذہب مجتہد یکہ خود را تابع او ساختہ است اختیار کند الخ ملخصًا

اب ناظم صاحب و دیگر اراکین ندوہ علی الخصوص مولوی ابراہیم صاحب
آروی و مولوی عبد الحق حقانی دہلوی و مولوی محمد حسین صاحب لاہوری و مولوی
شبلی صاحب سہاور جو ارباب تصانیف ہیں ارشاد کریں کہ علما حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ

امام اعظم پر مخالفت حدیث رسول اللہ کی طعن کرتے ہین اور اون کے مسائل کو
مخالف قرآن وحدیث بتاتے ہین پس وہ نہ اہل حدیث ہین نہ اہل قرآن بلکہ محض کذاب وخبیث
ہین حضرت جناب امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی مکتوبات مین فرماتے ہین
مثل روح اللہ علیہ السلام مثل امام اعظم کوفی ست کہ ببرکت ورع وتقوی وبدولت متابعت
سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگران از فہم آن عاجز اند ومجتہدات اورا
بواسطہ دقت معانی مخالف کتاب وسنت دانند واورا واصحاب اورا اصحاب رای
گویند کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقۃ علمہ ودرایتہ وعدم الاطلاع علی فہمہ وفراستہ وای
از جرأت ما حق قاصر نظران کہ قصور خود را بدیگری نسبت نمایند ع ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را ۔ وبواسطہ ہمین مناسبت کہ بحضرت روح اللہ دارد تواند
آنچہ خواجہ محمد پارسا نوشتہ اند کہ حضرت عیسی بعد از نزول بمذہب امام ابوحنیفہ عمل خواہد کرد یعنی اجتہاد
حضرت روح اللہ موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود نہ آنکہ تقلید این مذہب خواہد کرد وبی
عنایت تکلف وتعصب گفتہ میشود کہ نورانیت این مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم
مینماید وسائر مذاہب در رنگ حیاض وجداول بنظر می آید وبظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم
از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند واین مذہب باوجود کثرت متابعان در اصول وفروع
از سائر مذاہب متمیز ست عجب معاملہ ست کہ امام ابوحنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم ست واحادیث
مرسل را در رنگ احادیث مسند شایان متابعت میداند وبر رای خود مقدم میدارد ۔
وہمچنین اقوال صحابہ را بواسطہ شرف صحبت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام بر رای خود مقدم میدارد
ودیگران چنین نیند مع ذلک مخالفان اورا صاحب رای میدانند والفاظیکہ مبنی از سوء
ادب اند باو نسبت میسازند حق سبحانہ ایشان را توفیق دہد کہ از رئیس دین ورئیس اسلام
انکار ننمایند وسواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم جماعتی کہ این
اکابر دین را اصحاب رای میدانند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان نا بر رای خود حکم میکردند

ان لوگون کو کچھ پاک نہین افسوس صد افسوس ظاہر مین تو یہ لوگ پابندی شریعت اور
خدا و رسول کی محبت کا دم بھرتے ہین اور حقیقت مین خلوص دل سے اوسپر عمل نہین
کرتے ہین الخ ملخصاً اور ضمیمہ فتح المبین مین ہے غیر مقلدین ظاہر عمل
بالحدیث و اتباع سنت کا دم بھرتے ہین مگر بنظر حقیقت غور سے دیکھا جاوے تو یہ لوگ حدیث پر بالکل
عمل نہین کرتے ہین بلکہ خدا اور رسول سے نہین ڈرتے ہین ہان زبانی دعوے عمل بالحدیث کا
بہت کچھ کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ ہم تقلید نفس خبیث و باظہار دعوی عمل بالحدیث
کے تقلید ائمہ مجتہدین و اتقیہ سلف صالحین کو چھوڑ کر اور راہ اخلاص و سنت نبوی سے منہ
موڑ کر کس ضلالت و گمراہی مین اپڑے ہین اور کس نفسانیت کے گڑھے مین اترے ہین
جہان جاتے ہین ذلت و رسوائی اٹھاتے ہین خصوصاً حرمین شریفین مین تو غیر مقلدی کے
اظہار سے سزا پاتے ہین بلکہ مصداق اون احادیث کے ہوتے جاتے ہین جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی کے فرمایا اور اون کے حالات و علامات کو بتایا صحیح
مسلم شریف مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخر زمانہ مین فریب کرنے
والے جھوٹے مکار لوگ لاوینگے تمہارے پاس ایسی حدیثین کہ سنی ہونگی تمنے اور نہ تمہارے
باپ دادون نے سو بچاؤ تم اپنے تئین اون سے اور اونکو اپنے سے کہ کہین گمراہ نہ کردین تمکو
اور فساد مین نہ ڈالین تمام کلام عامل بالحدیث کو پردہ مین علم والون کی صورت بناکر فریب اور دھوکہ
اور افترا پردازی سے پیچ دار حدیثین بنا کر سناتے ہین اور آزادی کیطرف سنت کے بہانے سے بلاتے
ہین الخ ۔ اور اوسی مین ہے جب سے پنجاب بلوہ و فساد کے سرکار انگریزی سے وہابی بلقب
سند سے معزز کر کے تا تشریح کیا ہے تب سے اون لوگون نے وہابی کا لقب بدل ڈالا اور اپنے تئین
دوسرے القاب سے مثل محمدی یا عامل بالحدیث یا غیر مقلد یا موحد وغیرہ سے مشہور کیا اور
کہتے ہین کہ ہمارا عمل قرآن و حدیث پر ہے الخ اور اسی مین ہے کتاب مجمع الزوائد مین عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے کہا اونہون نے قسم اللہ کی تحقیق سنا ہے مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے

وحنفیہ اکابر اہلسنت اہلحدیث ہیں یا منکر و دشمن حدیث اور حضرت شیخ مجدد صاحب کی یہ
تحقیقات حقانیت سے ہے یا نفسانیت سے عجب ہیں کہ یہ حضرات اپنی حقانیت کو
دعویٰ میں اس سوال کے جواب میں حضرت شیخ مجدد صاحب کی اگر وہ اپنے
حقیقی سبب مقلد ہونیکے عمل بمقتضاء احادیث بھی جائز نہیں جانتے ہیں تجہیل
بلکہ تضلیل کرنے لگیں لہذا احمد ... صاحب و ناظم صاحب و حقانی صاحب
وغیرہ کے الزام کے واسطے بعض عبارات فتح المبین اور اسکے ترجمہ
کا خلاصہ مقام پر لکھا جاتا ہے فتح المبین میں متعلق بحث حدیث اتبعوا السواد
الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار کے لکھا ہے جو لوگ اپنا نام حدیث پر چلنے والا
رکھتے ہیں اور اپنے منہ سے آپ میاں مٹھو بنتے ہیں اور محققین انکو حدیث کے
خلاف پر عمل کرنے والا سمجھتے ہیں ایسے لوگ بیشک سواد اعظم سے خارج ہیں گو
اپنی زبان سے کچھ کہے جائیں پس معلوم ہوا کہ جمہور کا طریقہ ہمیشہ سے تقلید چلا آیا
اور ہزارہا عارف و قطب و ابدال ہر مذہب کو مقلد ہیں حضرات ظاہریہ نے تو وہ
نئے نئے رنگ دکھائے جسکی سواد اعظم میں کہیں بو باس بھی نہیں پائی جاتی بیشک
ایسے لوگ خارج از اجماع ہیں الہم اغننا و سلمنا سے خدا جانے یہ لوگ کس خواب خرگوش
میں ہیں اور شیطان نے انکے کان میں کیا پھونکدیا ہے اور تبرا خواص مسلک کے
اخلاق کا ان سے ہوجنہیں اسلئے کہ جبتک ائمہ اربعہ کو دو چار باتیں لعن طعن کی نہ سنا دیں عامل
بالحدیث نہیں کہلاتے غرض جو سب میں زیادہ طعان و لعان ہے وہ بڑا پکا مسلمان
ہے ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ اس مسلک ضلالت پر اپنے تئیں ... ہیں کیونکر جانتے
ہیں اللہم لطفنا۔ اور اسمیں سے ٹھیک ٹھیک حدیث پر چلنے والے تو مقلدین ائمہ
دین ہیں اور یہ لوگ فرقہ ظاہریہ مخالف حدیث اور پابند ہوا و ہوس ہیں انکے قول اور
فعل سے ایسا بھاگنا چاہیے کہ جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے جھوٹی باتوں سے

ہین" امابعد مین نے اس کتاب فتح المبین رد ظفر المبین کو دیکھا بہت عمدہ کتاب ہی اور خوب
ہی جواب باصواب ہی اگرچہ مولف ظفر المبین پیشوای غیر مقلدین یعنی محی الدین کتب فروش
لاہوری چند جاہل جو چند روز سے مشرف باسلام ہوا ہے اور جسکو سوای اردو کتابین کہین
کے سمجھ لیاقت نہین ہی نہ مذہب حنفی سے ماہر نہ اون کے دلائل سے واقف اور پہر احادیث
مین اپنی عادت قدیمانہ کے موافق دغابازی وحیلہ سازی بلکہ محض بے ایمانی سے اعتراض
جمانے کو آندہی قابل جواب ولائق خطاب نہ تھا مگر بحکم آنکہ ؎ چو باسفلہ گوئی بلطف وخوشی
فزون گرددش کبروگردنکشی ۔ اس کتاب مین اوسکی خوب ہی خبر لی اور ظفر مبین کے خرافات
کی بخوبی تردید کردی ورنہ اودہر سے اگر ایسا جواب باصواب نہ پاتے تو یہ جاہل اتراتے اور
گلی کوچہ مین بغلین بجاتے اللہ اللہ حضرت امام اعظم کو جنکی ائمہ حدیث مدح فرماتے ہین یہ فرقہ
جسنے تیرہوین صدی مین سینگ نکالی ہین اور جنکا طریقہ ٹہٹہو مین سنگار رکہینکا ہی یعنی عمل بالحدیث
کے پیرایہ مین آزادانہ خواہش نفسانی کو کام مین لانا پانچون نمازون کو بلا عذر ایک ہی
وقت مین پڑہ لینا کبہی ختم نبوت کا انکار کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدعتی کہنا آکل سم خنزیر کی
طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوب کرنا انبیا علیہم السلام کی عصمت کا منکر ہونا وغیر
ذلک من القبائح التی لا یحصی ذکرہا فی ہذا المقام گمراہ کہین اور ائمہ کرام کو اور اون کے اتباع کو
تارک احادیث وقرآن قرار دیوین اور اپنی اس ہوای ایجادی کو عمل بالحدیث بتاوین چہ خوب
کیون نہو مخبر صادق نبی علیہ السلام نے اس گروہ کی ایک مدت پیشتر خبر دی تھی مشکوۃ شریف سے روایت
ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت مین اختلاف پڑیگا ایک قوم ہوگی کہ اونکی
باتین اچہی اور کام برے ہونگے قرآن پڑہینگے لیکن اون کے حلق سے نیچے نہ اوتریگا
یہانتک کہ فرمایا قرآن کیطرف بلاتینگے اور کسی بات مین میرے نہونگے الخ ملخصاً اختصر
کو بہی حقانی صاحب منذری ہوکر فرماتے ہین ہندوستان مین تین قسم کے مسلمان ہین
سنی شیعہ پہر سنیون مین مقلد وغیر مقلد الخ غیر مقلدین جو بقول حقانی صاحب ختم نبوت سے انکار

تھی کہ قریب قیامت کی آخر زمانہ میں نکلینگے دجال اور قریب زمانہ دجال کے ایک جھوٹا فرقہ تئیس آدمیوں یا زائد کا ظاہر ہوگا سو عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ کیا علامتین ہین اوس فرقہ کی آپ نے فرمایا کہ لاوینگے یعنی سکھاوینگے تمکو نیا طریقہ کہ تم اوس طریق پر نہو گا اور اوسکو سنت کہکی تم لوگونکو وہ ہر کاوینگے تاکہ بدلدین اوسکے سبب سے تمہاری سنت اور دین اسلام کو پس جب دیکھو تم اوس قوم کذاب کو تو دور رہو اون سے اور اونکو دین کا دشمن جانو اون سے عداوت رکھو پس اس حدیث سے لامذہبونکا حال صاف صاف ظاہر ہے کہ نئی نئی باتین دین مین انکا لتے ہین اور سنت کا نام لیکر مقلدین کو بھکاتے ہین اور آپ اہلحدیث بنتے ہین فقہ کو ڈھکوسلا عقل کا بتاتے ہین اور فقہا کو سخت سست باتین سناتے ہین اور طرہ یہ کہ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک و بدعت لکھتے ہین اور خود شوکانی زیدی یمنی محمد بن عبدالوہاب نجدی ابن تیمیہ ابن حزم داود ظاہری کی تقلید کرتے ہین الخ۔ اور اوسی مین ہے ان غیر مقلدون کے اکثر مسائل و عقائد اہلسنت وجماعت کی بالکل مخالف ہین بعض مسائل مخترعہ واحکام مبتدعہ اون کے موجب کفر اور بعض مبطل نماز اور بعض موجب فسق وابتداع ہین کہ تفصیل اسکی موجب تطویل ہے نظر بران ہم یہان صرف فتوای جامع الشواہد کو حسب وعدہ سابقہ درج کرتے ہین الخ۔

اور اوس فتاوی مین ہے طحطاوی نے فرمایا ہے ہذہ[۱] الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ہذہ الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار الخ۔ اگرچہ **فتح المبین** پر بہت علمار کرام کی تصدیقات ہین جنمین **صدر ندوہ** و **ناظم ندوہ** و دیگر ارکین ندوہ بھی شامل ہین مگر ہم مقام پر **طائفہ ندویہ** کے الزام کے واسطے ایک عبارت باختصار لکھی جاتی ہے طائفہ ندویہ کے وہی **لائق فائق واعظ حقانی** فرماتے

---

[۱] ترجمہ یہ گروہ نجات پانیوالا آج چار مذہبون مین جمع ہے اور وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلی جو ان چارون مذہبون سے خارج ہے اس وقت مین تو وہ اہل بدعت اور دوزخی ہے ۱۲

تہا کہ سب کا شیعہ ہوجانا چاہتا۔ ندوہ اگر خارجی ہوتا تو اوسکو لازم تھا کہ سب کا خارجی ہوجانا
ندوہ اگر سنی ہوتا یعنی مذہب اہلسنت کی حقیت کا اوسکو یقین ہوتا اور مخالفین اہلسنت وجماعت کو
گمراہ جانتا تو اوسکو ضرور ہوتا کہ سب کا سنی ہونا چاہتا اور اوسمین کوشش کرتا کہ بندگان خدا جنکے
نصیب مین ہدایت ہوتا وہ ضلالت سے بچ جاتے اگرچہ بمقتضای یضل من یشاء ویہدی من یشاء کے
ندوہ کو ہر جگہ پوری کامیابی حاصل ہوتی تب بھی لامحالہ اوسکی کوشش کا اجر و ثواب ملتا کیونکہ
احکام شرعیہ ظاہریہ کا اتباع فرض ہے جکم تقدیریہ مین اوسکو کچھ دخل نہین ہے اور باوجود کافی
ہونیکے دیگر فرق مخالفین عقائد اہلسنت کو گمراہ و بدمذہب و ناری و باطل ہونے کا اعتقاد بموجب
روایات صحیحہ کثیرہ کلہم فی النار الا واحدۃ وغیرہا کے لازم تھا کہ اس حدیث سے مقصود بیان
حقیت و بطلان عقائد تھا جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے فتاوی مین ہے در حدیث

این حدیث در روایات صحیحہ این عبارت وارد شدہ کہ افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقہ
وافترقت النصاری علی ثنتین وسبعین فرقۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقہ ظاہر است
دریجا مراد افتراق بحیثیت عقائد ست کہ در آنہا افتراق واقع شدہ الخ۔

واضح ہو کہ سرگروہ طائفہ نیچریہ نے اپنی بعض تحریرات مین برخلاف روایات احادیث
صحیحہ کے جملہ فرق کے یکسان ہونے کا دعوی کیا ہے اور اون کے مقلدین و متبعین
اوس سے بھی ترقی کرکے ائمہ دین پر افترا کرتے ہین مولوی شبلی نعمانی نے سیرۃ النعمان
مین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بیدہڑک منسوب کردیا کہ آپ اس قسم کی حدیثون کو کہ بہتر فرقون
مین سے ایک فرقہ جنتی ہے باقی دوزخی اعتبار نہین کرتے تھے۔ اب ہم طائفہ ندویہ
کے لائق فائق واعظ کا کلام بطور الزام نقل کرتے ہین عقائد الاسلام مین واعظ

حقانی صاحب لکھتے ہین امام احمد ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت مین تہتر فرقے ہوجاوینگے وہ سب کے سب دوزخی ہو
مگر ایک فرقہ نہ ہوگا۔ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہے فرمایا جو میرے

کرتے ہین اور نماز تراویح کو بدعت ضلالت اور حضرت عمرؓ کو مبتدع ٹھہراتے ہین وجود ملائکہ وجنت ونار کا انکار کرتے ہین الی غیر ذالک من عقایدھم الفاسدۃ ہرگز داخل اہلسنت نہین ہوسکتے ہین ابھی حقانیت ہوتی کہ ندوہ کی محبت مین اپنی تحقیق کو بھی مردود ٹھہرایا جاتا ہے۔

فائدہ بعض نافہم جہال کے دہوکا دینے کے لیے سلف کو وتبعین دیگر علما کا جو مقلد ائمہ اربعہ نہ تھے موجود ہونا پیش کر دیتے ہین اور اسوقت کے غیر مقلدین کو بھی انپر قیاس کر کے داخل اہلسنت ٹھہراتے ہین اس وسوسہ کا دفع یہ ہے کہ ندوہ کے **لائق**۔

فائق **اعظم** حقانی نے اپنے **عقائد الاسلام** مین متعلق تقلید ائمہ اربعہ کے لکھتے ہین اگر ہر شخص مسائل مین اپنی اپنی رائے کو دخل دیا کرے تو ایک فساد عظیم دین مین واقع ہوجائے صحابہ آنحضرت سے پوچھ لیا کرتے تھے اور تابعین صحابہ سے دریافت کرلیا کرتے تھے۔ پھر بعد مین جب نئے نئے واقعات پیش آئے اور قرون ثلثہ ہو چکے اور فتنہ وفساد دین مین شروع ہوا تب ان بزرگان دین نے قرآن وحدیث مین تتبع کرکے فقہ کو مرتب کیا اور مسائل جزئیہ کو اپنے موقع پر لکھدیا سواد اعظم نے مانا نے آجتک تمام امت مسائل جزئیہ مین انہین چار کی مقلد ہے پس اب جو کوئی نئی راہ نکالے تو وہ سواد اعظم کو چھوڑتا ہے اور جماعت سے جدا ہوتا ہے اور جماعت سے جدا ہونے والے کو حضرتؐ نے گمراہ اور جہنمی فرمایا الخ۔ افسوس کہ وہی گمراہ جہنمی اب داخل اہلسنت قرار دیے جاتے ہین۔

قولہ ندوہ یہ ہرگز نہین چاہتا کہ مختلف مذہب کی مسلمانون کو ایک مذہب کردے ندوہ نہ اہل حدیث کو حنفی بنانا چاہتا ہے نہ حنفی کو اہلحدیث اگر وہ چاہے بھی تو اوسکو کبھی کامیابی ہو نہین سکتی جیسا کہ ابھی میرے **لائق فائق** **اعظم** مولوی عبدالحق حقانی دہلوی نے بھی بیان فرمایا ہے الخ **اقول** ان بیان سے ثابت ہوا کہ ندوہ لامذہب ہے اور یہ جلسہ بقید یکجا جلسہ ہو ورنہ اگر ندوہ **شیعی** ہوتا اور مطابق اصول شیعہ کے مخالفین مذہب شیعہ کو گمراہ جانتا اوسکا فرض مذہبی تھا عقلاً ونقلاً اپنے اصول کے مطابق اوسکو لازم اور ضرور

طاقت نہین رکھتے ہین انکو علیحدہ رہنے کی فرق باطلہ سی موافق ارشادات سلف کی نصیحت کیجائے
تو نفوس نوجوان امیرزادون سے (جنکا مذاق آزادی پسند اور مشرب انکا صلح کل اور
اصل مذہب اونکا ہواء نفسانی ہو گو شرم خاندانی سے انکو سنی کہنے پر مجبور ہین) آپ حضرات طائفہ
ندویہ کی کسطرح مسخر ہوسکتے ہین آپ صاحبونکی مصلحت وقت کا مقتضا یہی ہے کہ اولاً ہر ایک
مذہب کے قایم رہنے کا حکم دیا جاوے اور ہر فرقہ کو موافق اوسکی سمجھ کے حق پر ٹھہرا کر ثواب کا مستحق
ٹھہرایا جاوے اور کسی فرقہ کو گو بوجہ انکار ضروریات دین خود ناظم طائفہ ندویہ کی
اکابر محققین کی تحقیقات کر دے اوس مذہب والا قطعاً کافر بھی ہو مگر اوسکو گمراہ بھی نہ سمجھا جاوے
اور یہی کا نام دیانت رکھا جاوے اور ثانیاً یہی بناپر حکم آزادی اور سب کے ملے جلے رہنے کا
نام فرض اسلام ٹھہرایا جاوے اور کسی فرقہ سے بھی بغض کو خلاف اسلام کہا جاوے پھر تو ایسے
امیرزادون سے آزاد نفوس ندوہ کی صورت پر فریفتہ ہو کر بغیر کسی قید شرم و لحاظ کے طائفہ ندویہ کی
امداد بکمال آزادی کرینگے اور آمدنی کے ابواب بخوبی واضح و کشادہ ہونگے دس لاکھ جسکی
ہوس طائفہ ندویہ کو ہے اوسکا کیا ذکر ہے بیس کروڑ بھی تھوڑے ہین کہ آزادی مین ہر طرح کی
آسانی ہے مشکل تو ظاہر یہی تھی جو ثواب و عقاب بالزام محبت و اتحاد و بغض و عناد
مین عقیدہ اہلسنت و جماعت کی قید قایم رکھی جاتی اور فرق باطلہ کو گمراہ یا کافر جانکر علماء اونکی رد کو
لازم جانتے اور عوام سے اونکے ملنے مین جو اہل صحبت و مودت رکھنے کو سم قاتل گردانتے جیسا کہ
سلف صالحین کے عہد سے اکابر دین کا معمول چلا آتا ہے حضرت شیخ مجدد صاحب مکتوبات
مین فرماتے ہین یقین تصور فرمایند کہ فساد صحبت مبتدع زیادہ از صحبت کافر است و بدترین جمیع
مبتدعان جماعت اند کہ با صحاب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بغض دارند اللہ تعالیٰ در قرآن مجید خود
ایشان را کفار می نامد لیغیظ بہم الکفار قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ نمودند اگر ایشان
مطعون باشند در قرآن و شریعت طعن لازم می آید قرآن جمع حضرت عثمان ست رضی اللہ عنہ
اگر عثمان مطعون ست قرآن ہم مطعون ست اعاذنا اللہ سبحانہ عما یعتقدہ الزنادقۃ الفجار و در رسالہ

طریق اور میرے اصحاب کا طریق ہے ہوگا اسکے مطابق ہوا کہ خلفاء راشدین کے بعد امت مین باعتبار عقائد کے اختلاف شروع ہوا حضرت اور حضرت کی اصحاب و اہلبیت کا جو طریقہ چلا آتا تھا اوسمین بعض بعض نے کجی اور شرارت کر کے چند لوگون کو بہکا پھسلا کر اپنے ساتھ کر لیا۔ اور بعض بعض امور مین جمہور سے مخالف ہو گئے اور اونکے گروہ کا ایک جدا نام قرار پایا یہانتک کہ بہتر تک نوبت پہونچی اور جمہور سے وہ جدا ہو کر الگ ہوتے گئے وہ گروہ عظیم اہلبیت و صحابہ کے طریق اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق پر جو تھا تہتر دان فرق ہے اور اوسکا نام فرقہ ناجیہ ہے اور مذہب اہلسنت کا فرق ہے الخ و کتب معتمدہ اہلسنت مین حضرت امام اعظم نے ردو ابطال فرق اہل ضلال کا بخوبی منقول ہے بلکہ خود حضرت امام اعظم صاحب کی کتاب فقہ اکبر مین جو آپکی تصنیف ہو (جیساکہ امام فخر الاسلام وغیرہ نے تحقیق فرمایا ہے۔ قدریہ و معتزلہ کا رد موجود ہے۔ اور مولوی شبلی وغیرہ نے جو شراح محققین کی تکذیب کے واسطے فقہ اکبر کی تصنیف امام اعظم ہونے کو باطل ٹھہرایا ہے اوسکا مختصر جواب یہ ہو کہ ندوہ کے لائق فائق واعظ نعمانی اپنی تحقیق سے اپنے عقائد الاسلام مین فرماتے ہین

فقہ اکبر مین امام ابوحنیفہ فرماتے ہین فما ذکر اللہ فی القران من ذکر الوجہ والید والنفس والعین فھو لہ صفات ولا یقال ان یدہ قدرتہ ونعمتہ لان فیہ ابطال الصفۃ وھو قول اہل القدر والاعتزال الخ۔

قولہ بلکہ ندوہ یہی چاہتا ہے کہ ہر فرقے کے مسلمان اپنے اپنے مذہب پر دیانتہ قایم رہکر ساتھ ملے جلے رہین اونکا مذہب چاہے ایک نہین سو ہون الخ **اقول** بیشک اگر ندوہ چاہتا کہ بندگان خدا کو خاص مذہب اہلسنت کی ہدایت کیجاے اور مخالفین اہلسنت کی گمراہی ظاہر ہو کہ وہ بیچارے کم علم آدمی جو نیچریہ و وہابیہ و روافض کے ملے جلے رہنے رہنے کے باعث دھوکہ مین پڑکے چلے جاتے ہین اور صحابہ کرام و سلف صالحین کیطرف بلکہ خود قران مجید کیطرف سے اون کے دل مین سوء اعتقاد پیدا ہوتا جاتا ہے نجات پا وین علی الخصوص دیگر اعتقادات کا حال ظاہر ہے۔ اور جو جلیلہ مفض و سادس فرق باطلہ کی جوابدہی کی

حقانی کی بھی باستدلال آیت وحدیث کے مردود ہونا عقیدہ وحکم طائفہ ندویہ کا بخوبی
ثابت ہوا اب اگر اب عقائد الاسلام کے بھی برخلاف کوئی مصلحت سوچی گئی ہے اور
بمقتضائے کل جدید لذیذ کے تحقیق عقائد اسلام سے بھی آروی اور اون کے پیشوا
حقانی صاحب کو انحراف ہو تو اس زمانہ میں اس سوفسطائیت کا [illegible]
پاس کچھ علاج نہیں ہے اور اگر محققین طائفہ ندویہ بخیال حقیقت نفس الامر یہ حقانی صاحب
کے اونکے قول کو بے حقیقت جانیں تو خود ناظم صاحب کی تحقیق شریف کو دیکھیں
کہ فتوائے عدم جواز نکاح سنیہ وشیعہ مطبوعہ مطبع نظامی واقع کانپور میں فرماتے ہیں جو شیعہ
صرف سب بعض صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کرتے ہیں اونسے بھی سنیہ کا نکاح نہ چاہیے
کیونکہ [illegible] کہ بعض علمانے انہیں لیغیظ بہم الکفار کا مصداق قرار دیا ہو اور باہمی
نفاق اور اختلاف کا قوی احتمال ہے جو وضع عقد نکاح کے بالکل مخالف ہو آیہ ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار کا بھی یہی مقتضا ہے اسلئے کہ آیت مذکورہ میں ظالمون سے میل
جول کرنے کو منع کیا ہے اور شیعہ تبرائی جب کہ اون مقبولان بارگاہ الٰہی کو جو اکرم
ہیں جنکی مدح آیات صریحہ اور روایات صحیحہ میں آئی ہے تو اون کے ظالم ہونے میں
کیا شک ہے واللہ اعلم کتبہ العبد الفقیر الی رحمۃ الغنی محمد علی عفی عنہ"
اور کتاب فتح المبین میں جس پر صدر صاحب و ناظم صاحب کی تصدیق [illegible]
نسبت غیر مقلدین کے لکھا ہے انکے قول وفعل سے ایسا بھاگنا چاہیے کہ جیسے کوئی
دشمن سے بھاگتا ہے الخ اور جامع الشواہد میں کہ اوس پر بھی مہر ناظم صاحب وحقانی
صاحب وغیرہ کی ثبت ہے غیر مقلدوں کی مخالطت ومجالست کا شرعاً ممنوع ہونے کا حکم
دیا ہے اب معلوم نہیں کہ ان حضرات کو نسخ احکام شریعت کا منصب کس طرح حاصل ہو گیا

قولہ ہر وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ ورسول کو مانتا ہے اور اسلام سے راضی ہے وہ بیشک
ہمارا مسلمان بھائی ہے کسی باشد الخ **قول** حضرات ان آپ کے اصول ندویہ کا

ردّ ورفض مین فرماتے ہین - این حقیر ہر چند در مجالس و معارک مشافہۃ بمقدمات معقول
ومنقولہ رد آنہا میکرد و بر خفا یہای ایشان اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث
نبوی علی مصدرہ الصلوۃ والسلام کہ فرمودہ اند اذا ظہرت الفتن وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ
ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ لہ صرفا ولا عدلا باینقدر رد ازالہ
کفایت نکردہ وشورش سینہ زکینہ تشفی نیافت وبخاطر فاتر قرار یافت کہ اظہار مفاسد ایشان تا زمانی
کہ در قید کتابت در آید در حیز تحریر نرسد فائدہ تام و نفع تمام نبخشد الخ اور آخر مین فرمایا ہے چون
اصحاب را بہ بدی یاد میکنند و بسبب طعن ایشان مراتب تمامے علماء اسلام را واجب ولازم است
کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را اظہار سازند الخ اور ایسا ہی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب
نے اپنے رسائل وفتاوی مین تحقیق فرمایا ہے جو معروف ومشہور ہین - اگر طائفہ ندویہ کا
یہ خیال ہے کہ حضرت امام ربانی جناب شیخ مجدد الف ثانی ودیگر سابقین مصلحت زمانہ
حال سے ناواقف تھے ورنہ ایسے احکام شرعیہ نہ لکھتے تو اس مصلحت زمانہ کا جواب یہ ہے
کہ طائفہ ندوہ کے لائق فائق واعظ حقانی جو ہر طرح زمانی مصلحت دانی مین ثانی
ہین اپنے رسالہ عقائد الاسلام مین موافق بیان حضرت شیخ مجدد صاحب کے لکھتے ہین
چنانچہ اوس رسالہ مین متعلق تفسیر لیغیظ بہم الکفار کے لکھا ہے لیغیظ بہم الکفار یہ اوصاف ان کو
اسلئے عطا کئے ہین تاکہ کفار اون سے غصہ کرین اور جلین بیان سے ثابت ہوا کہ جو شخص
اصحاب رسول اللہ سے غیظ وغصہ رکھے وہ کافر ہے الخ - اور اوسیمین لکھا ہو صحیح ترمذی مین
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن
احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ الحدیث
میرے اصحاب کی بڑا کھتے ہین اللہ سے ڈرو میرے بعد اونکو نشانہ نہ بنا نا جو اون سے
محبت رکھیگا پس اونکی محبت سے مین اونکی محبت رکھونگا - اور جو اون سے بغض رکھیگا
پس اون کے بغض سے مین اوس سے بغض رکھونگا الخ - پس بموجب عقائد الاسلام

الخ **اقول** ارباب ندوہ کو بہت دیر کے بعد صحابہ کرام اور سلف صالحین کی یاد آئی۔ مگر خدا خیر کرے کہ کہین اپنے خیالات کی مخالفت سے اون کے بھی مخالف ہونے کا الزام نہ کر لین۔ حضرات آپکو خبر نہین کہ صحابہ کرام و سلف صالحین کے زمانہ کا بھی یہ حال تھا کہ بہت معاندان اسلام اونکو کافر کہتے تھے اور وہ حضرات کرام بھی بحکم محکم حضور **خیر الانام** علیہ الصلوٰۃ والسلام اونکو کافر یا گمراہ جانتے تھے۔ کیا **خوارج** کا حال کسی پر مخفی ہو لیکن ہائے قیامت یہ غضب کا اندھیر کہ **اہل ندوہ** مدعی **سنیت** ہوکر خوارج کو گمراہ و فاسق بھی نہین سمجھتے۔ افسوس افسوس افسوس

قولہ حضرات یہ اور بات ہو کہ کسی خاص مسئلہ جزئیہ مین یہ خیال کر لیا جاوے کہ ہمین خیالات حق پر ہون اور دوسرا بر سر غلط اگر یہا تک ہوتا تو نقصان نہ تھا شامت یہ ہے کہ ان جزئیات مسائل مین اپنی تحقیقات سے دوسرون کی تحقیقات کو کم رتبہ سمجھکر الخ **اقول** حضرات عقائد جزئیہ مثل **قرآن مجید** کے **غیر محرف** وغیر ناقص ہونے مین سنی پر یہ اعتقاد واجب و لازم ہے کہ بیشک ہم یقیناً و قطعاً ہر طرح حق پر ہون اور منکر عقائد جزئیہ قطعاً و یقیناً گمراہ اور دشمن خدا و رسول ہے۔ وعلی ہذا القیاس پس اہل ندوہ کی شامت ملاحظہ ہو کہ سنیت کی مدعی ہو کر اپنے مذہب کی حق و قطعی ہونے کا اعتقاد نہین رکھتے **اشباہ** و **درمختار** وغیرہ مین تصریح ہے اذا سئلنا عن معتقدنا و معتقد خصومنا قلنا وجوبا الحق ما علیہ والباطل ما علیہ خصومنا الخ اور **فقہ** کے مسائل جزئیہ مین بھی جو متفق و مجمع علیہ ہین اونمین بھی ضرور یقین کر لینا چاہیے کہ ہمارے **ائمہ اہلسنت** کی تحقیقات اعلیٰ درجہ کی ہے اور دوسرے کی تحقیقات بیشک کم رتبہ اور غلط و باطل ہے۔

قولہ کیونکہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہو الخ **اقول** اگر ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہوتا تو خدا تعالے آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون الایۃ اور آیہ کریمہ

مقتضا یہی ہے کہ جو شخص حضرت مولی علی اور جناب سیدۃ النسا فاطمہ زہرا و
جناب سبطین کریمین علی سیدہم وعلیہم الصلواۃ کے سب و دشنام کو حلال جانے یا حضرات
شیخین معظمین رضی اللہ تعالی عنہما اور جناب صدیقہ کبری کی تکفیر و سب و دشنام کو حلال جانے
یا کہے کہ قرآن مجید کو حضرت عثمان وغیرہ نے تبدیل کرکے ناقص کر دیا ہے یا ختم نبوت کا
منکر ہو یا حلول حق سبحانہ کا بعض اشخاص میں قائل ہو اور بلا اکراہ کہتا ہو کہ میں اللہ و
رسول کو مانتا ہوں اور اسلام سے راضی ہوں اور میری سمجھ میں یہی اعتقاد موجب رضامندی
خدا و رسول ہے تو ایسا شخص طائفہ ندویہ کا ولی بھائی ہے اسیواسطے بڑی محبت اور خوشی سے
لفظ کسی باشد تکیہ کلام بنایا گیا ہے۔

قولہ ہاں جو اللہ و رسول سے جہانتک زیادہ محبت اور زیادہ تقوی رکھے وہ اللہ کے نزدیک
زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم الخ۔ **اقول** اگر
ارباب ندوہ کو تقوے کے معنے معلوم ہوتے تو یہ کبھی کلمہ شنیعہ زبان پر نہ لاتے
کہ کوئی مذہب والا مسلمان ہو اسواسطے کہ اہلسنت کے نزدیک سوائے مذہب اہلسنت کے
ہر مذہب والا یا کافر ہے یا بدعتی پھر کافر تو کیا ذکر مبتدع بھی متقی نہیں ہو سکتا ہے اتقی ہونا تو
دوسری بات ہے غنیۃ المستملی میں ہے المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من
الفسق من حیث العمل الخ۔ حضرت شیخ مجدد صاحب مکتوبات میں فرماتے ہیں آدمی را
از تصحیح اعتقاد بموجب آرائی فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کہ سواد اعظم وجم غفیر اند چارہ نبود تا فلاح و نجات
اخروی متصور شود و خبث اعتقاد کہ مخالف معتقدات اہلسنت ست سم قاتل ست کہ بموت ابدی و عذاب
سرمدی میرساند مداہنت و مساہلت در عمل امید مغفرت دارد اما مداہنت اعتقادی گنجائش مغفرت
ندارد الخ **قولہ** خدا کے پیارے بجھے کوئی بندہ خدا کا بتائے کہ صحابہ کرام و سلف صالحین کے
مسلمانوں کیطرح اس زمانہ میں کوئی ایسا مسلمان ہے الی قولہ جب وہ اپنے کو ایک مسلمان سمجھتا ہے تو
دوسرے تمام مسلمان بھی لا اقل اپنا جیسا مسلمان سمجھیں گے بیت قیاست بہاں تو یہ اندھیر ہے کہ

الخ **اقول** ارباب ندوہ کو بہت دیر کے بعد صحابہ کرام اور سلف صالحین کی یاد آئی۔
مگر خدا خیر کرے کہ کہین اپنے خیالات کی مخالفت سے اون کے بھی مخالف ہونے کا الزام
نہ دین۔ حضرات آپکو خبر نہین کہ صحابہ کرام و سلف صالحین کے زمانہ کا بھی یہ حال تھا کہ بہت بدعتیان
اسلام اونکو کافر کہتے تھے اور وہ حضرات کرام بھی بحکم محکم حضور **خیر الانام** علیہ الصلواۃ والسلام
اونکو کافر یا گمراہ جانتے تھے۔ کیا **خوارج** کا حال کسی پر مخفی ہے لیکن ہائے قیامت یہ غضب کا
اندھیر کہ **اہل ندوہ** مدعی **سنیت** ہو کر خوارج کو گمراہ و فاسق بھی نہین سمجھتے۔ افسوس
افسوس افسوس

قولہ حضرات یہ اور بات ہے کہ کسی خاص مسئلہ جزئیہ مین یہ خیال کر لیا جاوے کہ ہم غالبًا
حق پر ہون اور دوسرا بر سر غلط اگر یہا تک ہوتا تو نقصان نہ تھا شامت یہ ہے کہ ان جزئیات
مسائل مین اپنی تحقیقات سے دوسرون کی تحقیقات کو کم رتبہ سمجھکر الخ **اقول** حضرات عقائد کے
مسائل جزئیہ مثل **قرآن مجید** کے **غیر محرف** و غیر ناقص ہونے مین ہر سنی پر یہ
اعتقاد واجب و لازم ہے کہ بیشک ہم یقینًا و قطعًا ہر طرح حق پر ہون اور منکر عقائد
جزئیہ کا قطعًا و یقینًا گمراہ اور دشمن خدا و رسول ہے۔ وعلی ہذا القیاس پس اہل ندوہ
کی شامت ملاحظہ ہو کہ سنیت کی مدعی ہو کر اپنے مذہب کے حق و قطعی ہونے کا اعتقاد نہین
رکھتے **اشباہ** و **در مختار** وغیرہ مین تصریح ہے اذا سئلنا عن معتقدنا و معتقد
خصومنا قلنا وجوبا الحق ما نحن علیہ والباطل ما علیہ خصومنا الخ اور **فقہ** کے مسائل جزئیہ
مین بھی جو متفق و مجمع علیہ ہین اونمین بھی ضرور یقین کر لینا چاہیے کہ ہمارے **ائمہ
اہلسنت** کی تحقیقات اعلی درجہ کی ہے اور دوسرے کی تحقیقات بیشک کم رتبہ
اور غلط و باطل ہے۔

قولہ کیونکہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے الخ **اقول** اگر ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف
ہوتا تو خدا تعالی آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون الآیۃ اور آیہ کریمہ

مقتضا یہی ہے کہ جو شخص حضرت مولی علی اور جناب سیدۃ النسا فاطمہ زہرا و
جناب سبطین مکرمین علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ کے سب و دشنام کو حلال جانے یا حضرات
شیخین معظمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جناب صدیقہ کبری کی تکفیر و سب و دشنام کو حلال جانے
یا کہے کہ قرآن مجید کو حضرت عثمان وغیرہ نے تبدیل کر کے ناقص کر دیا ہے یا ختم نبوت کا
منکر ہو یا حلول حق سبحانہ کا بعض اشخاص میں قائل ہو اور بلا اکراہ کہتا ہو کہ مین اللہ اور
رسول کو مانتا ہون اور اسلام سے راضی ہون اور میری سمجھ مین یہی اعتقاد موجب رضامندی
خدا اور رسول ہے تو ایسا شخص طائفہ ندویہ کا دلی بھائی ہے اسیواسطے بڑی محبت اور خوشی سے
لفظ کسی باشد تکیہ کلام بنایا گیا ہے۔

قولہ ایمین جو اللہ ورسول سے جہانتک زیادہ محبت اور زیادہ تقوی رکھے وہ اللہ کے نزدیک
زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم الخ۔ **اقول** اگر
ارباب ندوہ کو تقوے کے معنے معلوم ہوتے تو یہ کبھی کلمۂ شنیعہ زبان پر نہ لاتے
کہ کوئی مذہب والا مسلمان ہو اسواسطے کہ اہلسنت کے نزدیک سوائے مذہب اہلسنت کے
ہر مذہب والا یا کافر ہے یا بتدیع پھر کافر تو کیا ذکر مبتدع بھی متقی نہیں ہو سکتا ہے اتقی ہونا تو
دوسری بات ہے غنیۃ المستملی مین ہے المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وہو اشد من
الفسق من حیث العمل الخ۔ حضرت شیخ مجدد صاحب مکتوبات مین فرماتے ہین آدمی را
از تصحیح اعتقاد بموجب آرائے فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کہ سواد اعظم وجم غفیر اند چارہ نبود تا فلاح ونجات
اخروی متصور شود خبث اعتقاد کہ مخالف معتقدات اہلسنت ست سم قاتل ست کہ بموت ابدی وعذاب
سرمدی میرساند مداہنت ومساہلت در عمل امید مغفرت دارد اما مداہنت اعتقادی گنجائش مغفرت
ندارد الخ **قولہ** خدا کے لیے یہ سمجھے کوئی بندہ خدا کا بتاوے کہ صحابہ کرام وسلف صالحین کے
مسلمانونکی طرح ان زمانہ مین کوئی ایسا مسلمان ہے الی قولہ کہ جب وہ لیتے کہ ایک مسلمان شخص جو
دوسرے تمام مسلمان بھی لائق اپنا جیسا مسلمان سمجھتا ہے قیامت یہان تو یہ اندھیر ہے

اوس اختلاف مین خدا و رسول کی اطاعت سمجھتے ہین وہ خدا تعالی کیطرف سے بموجب اوسکے
حبیب کی خبر کے ضرور مستحق ضرر پہونچنے کے اور گمراہ و بیدین ہین۔

قولہ دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کرکے بہت اچھی طرح سے سمجھ جا سکتے
ہین کہ مسلمانون کے سیکڑون فرقون مین سے حق پر کون شخص ہے اور ناحق پر کون خدا کے
نزدیک گمراہ کون ہے اور راہ راست پر کون خدا کس سے راضی ہے اور کس سے ناراض
حضرت معاملہ ظاہر ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب مین کسقدر اختلافات
ہین مقدمات ضلع سے ڈگری ڈسمس ہوتے ہوئے ہائیکورٹ اور لندن تک پہونچ جاتی ہین
حضرات بھلا آپ کو کون سے پودریافت کرتا ہے کہان مقدمات مین گورنمنٹ کی مطیع رعایا
کون سے اور باغی کون ہے تھوڑی توجہ ہمت جب آپ غور کرکے خوب دیکھ بھال لینگے تو ضرور
یقین کینگے کہ سب گورنمنٹ کی مطیع رعایا ہین گورنمنٹ نے بھی انمین سے کسیکو باغی
قرار نہین دیا ہے گورنمنٹ سب کو اپنا مطیع خیال کرکے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے
اگرچہ ایک فریق نے دفعہ قانونی کا مطلب غلط سمجھا یا اپنے مقابل کو دھوکا دینے کے لئے
غلط تاویل کرکے کسی دفعہ قانونی کو اپنے مدعا کے موافق دکھایا ہے مگر گورنمنٹ کی قانون کا
واجب العمل ہونا سب نے ضرور جتایا ہے توجبکہ بدین اختلافات محض قانونی حدود مین رہنے
کے سبب گورنمنٹ کی رعایا باغی ومنکر نہین خیال کیجاتی ہے تو خدا کے بندے جو بغیر
بلا اکراہ مسلمان کہلانے والے اسلامی قانون کے حدود مین رہنے والے ہین اس مذہبی جزئی
اختلافات سے خدا کے باغی کیون قرار پا دینگے تو بات یون ٹھہری کہ جو اللہ و رسول کو بلا اکراہ
مانتا ہے اور اپنی سمجھ مین اللہ و رسول کی اطاعت ہر اوپر فرض جانتا ہے اور مذہبی کام جو
بھی وہ کرتا ہے اوسمین اللہ و رسول کی اطاعت و خوشنودی کا خیال کرتا ہے وہ یقینا مسلمان ہے
کسی بلاشبہ توجیسے گورنمنٹ کی ہواخواہ وفادار رعایا کو باغی سمجھنا ایک نہایت ہی سنگین جرم ہے
ہے ایسا ہی جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے خدا بھی اوسے سنگین سزا کریگا جیسی ہواخواہ وفادار

ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ہرگز ارشاد نفرماتا اور حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ فرماتے اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار
کیا جب خوارج کی سمجھ مین حضرت مولی علے کرم اللہ وجہہ وسبطین مکرمین
علی جدہم وعلیہم السلام کا کافر ہونا اور اون کے سب و دشنام کا ثواب ہونا آگیا اور وہ اوسکو
موافق مرضی خدا کے سمجھینگے تو وہ اسی گمراہی پر مکلف اور عند اللہ مستحق ثواب و
جنت ہونگے کیا جب روافض کی سمجھ مین حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا کافر ہونا
اور اونکے سب و دشنام کا ثواب ہونا آگیا تو وہ اوسی سمجھ کے مکلف ہوکر اس گمراہی پر ثواب
وجنت کے مستحق ہونگے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الخبیثۃ الواہیۃ للطائفۃ المعروفۃ السوفسطائیۃ
حضرت شیخ مجدد صاحب مکتوبات مین لکھتے ہین آنچہ بر ما و شما لازم ست
تصحیح عقائد ست بمقتضای کتاب و سنت بنہجی کہ علماء اہل حق از کتاب و سنت آن عقائد را
فہمیدہ اند و از آنجا اخذ کردہ چہ فہمیدن ما و شما از حیز اعتبار ساقط ست اگر موافق آراء
این بزرگواران نباشد زیرا کہ ہر مبتدع و ضال احکام باطلہ خود را از کتاب و سنت می
فہمد و از آنجا اخذ مینماید و الحال انہ لا یغنی من الحق شیئا الخ۔ بلکہ سمجھ سے قطع نظر کرکے
الہام و کشف بھی جو مخالف سواد اعظم ہو وہ بھی قابل اعتبار نہین ہو سکتا۔ مکتوبات
مین ہے مصداق صحت کشف و الہام مطابقت ست با علوم علماء اہلسنت اگر سر
موئی مخالفت ست از دائرہ ثواب بیرون ست ہذا ہو العلم الصحیح والحق الصریح فماذا بعد
الحق الا الضلال الخ۔

قولہ ہر امر مین حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہین جانتا الخ **اقول** عقائد اہلسنت
کی حقیقۃ الحال ہر امر مین بہ تعلیم خدا و رسول و بہ تفہیم صحابہ و سلف صالحین سے اہلسنت
بخوبی جانتے ہین مثلا ہم کو یقین ہے کہ حضرات شیخین مکرمین و ختنین محترمین حسنین رضی اللہ
تعالی عنہم قطعا و یقینا سرداران اہل جنت سے ہین اور جو فرق باطلہ انکے خلاف ہین تو وہ

کا نہایت ہی مہلک عارضہ پیدا کر دیا الخ **اقول** ہمارے مذہب کی بہت جزئیات
ایسے ہین کہ فرقۂ عیسائیت اسلام سے جو اوسکا مخالف و منکر ہے وہ بالاجماع کافر و مرتد ہے
اور بہت جزئیات ایسی ہین کہ مخالف اونکا بالاجماع گمراہ و ہالک ہے گو کفر مین اختلاف ہو
یا نہو یہ جزئیات عقائد ہمارے مذہب کی یقیناً غلطی سے پاک ہین اور خوارج و روافض
و نیچریہ و وہابیہ وغیرہم جو ہمارے مخالف ہین وہ بیشک گمراہ ہین انکو مہلک عارضہ قرار
دینا خود ہی ورطۂ کتنا گمراہی ہے باقی رہے جزئیات و فرعیات مسائل فقہیہ کے
انمین بھی جو مسائل اجماعیہ ہین وہ بھی یقیناً غلطی سے پاک ہین البتہ مسائل اختلافیہ سلف
اہلسنت مین ہم خود یقین کا دعوی نہین کرتے ہین۔

قولہ مرتد ناصر اکہ ایک عیسائی نے اشتہار دیا تھا کہ مین مسلمان ہوا چاہتا ہون سب
مسلمان متفق ہو کر بتا دین کہ مسلمانون کے بہتر مذہب ہین مجھے کونسا مذہب اختیار کرنا چاہیے
جسین سب مسلمانون کے نزدیک حقانی مسلمان سمجھا جاؤن بجھے وہ اسلام پسند ہے
لیکن اسلام کے جس مذہب کو مین اختیار کرون فقط وہی ایک مذہب والے مجھے حقانی مسلمان سمجھین
بہتر فرقے مسلمان حقانی یعنی دائرۂ مسلمانی کا نہ سمجھین بلکہ تکفیر کرین کم سے کم اپنے مذہب
والون سے برا تو ضرور سمجھین کیونکہ اگر مجھے ایک ہی مذہب والون کے خیال پر اعتبار کر لینا
کافی ہو تو وہ مجھے اس کفر پر بھی حاصل ہے یعنی میرے ہم مذہب اب بھی مجھے حق پر سمجھتے
ہین اگر مجھے اسکا جواب باصواب نہ ملا تو مسلمانو یاد رکھو کہ میرے کفر کا وبال قیامت مین تمام
جہان کے مسلمانون پر ہوگا مین مسلمان ہونے کو تیار ہون جواب کا انتظار ہے۔ ماشاء اللہ
جلسہ تو علما ہی کا جلسہ ہے ندوۃ العلما اسکا نام ہے حضرات علما فرمائین کہ وہ کیا ہو سنی
یا شیعہ مقلد یا غیر مقلد حنفی یا شافعی متشرع یا صوفی وغیرہ الخ **اقول** ماشاء اللہ یہ جلسہ تو علما
کا ندوۃ العلما اوسکا نام تھا اوس عیسائی کے وکیل مولوی ابراہیم صاحب
میر مجلس تھے جناب مولوی **محمد علی** صاحب وغیرہ ارکان وغیرہ او کے شامل

اقول الخ دفعہ ۱۲۱ ہند تعزیرات دیکھیے مر جن سنگین ہی نہایت بنا کھید باغی یعنی قاتل وفادار خواہ بد کو رعایا
مذہب کی تحقیق کا اتباع سواد اعظم و اجماع سبیل المومنین و اقتدار سلف صالحین سے کہ
خدا و رسول کے فرمان کو وہ جیسا سمجھتے تھے وہی صراط مستقیم ہو اور جو اونکا بدگو دشمن مخالف ہو وہ متبع شیطان رجیم ارشاد اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار و یتبع غیر سبیل المؤمنین
نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا کے مستحق جحیم ہے پھر ان سب کو چھوڑ کر گورنمنٹ کے
معاملات حکومت دنیویہ کی پالیسی پر مذہب حق و ناحق کی شناخت رکھنا اور خدا تعالی
کی رضامندی و ناراضی پر اوس سے قیاس و استدلال کرنا بڑا وسوسہ شیطانی ہے پھر اس کی
بنا پر یہ نتیجہ نکالنا کہ جب گورنمنٹ سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے تو خدا بھی جس طرح حضرت امیر المؤمنین
علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو جس نظر سے دیکھتا ہے اوسیطرح اون کے گالیان دینے
والون اون کے کافر ٹھہرانے والون یعنی **خوارج** کو بھی اسی نظر سے [illegible]
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہے اوسیطرح اون سے تبرا کرنے
والون یعنی **روافض** کو بھی دیکھتا ہے پس اون سب کو اونکی سمجھ کے مطابق اون
افعال پر ثواب دیگا کہ وہ جو کچھ بھی کرتے ہین اوسمین اپنی سمجھ کے مطابق خدا تعالی کی خوشنودی کا
خیال رکھتے ہین پس یہ محض بیجا و بیقیدی ہے اگر ایسا خیال فاسد کوئی دہریہ
سوفسطائیہ مذہب والا کہتا تو بعید نہ تھا ایک مذہب کے ساتھ مقید ہونیوالا
اور بیچارہ و بہرسنی ہونے کا دعوے کرنے والا ایسا کلام بغیر عروض جنون نہین کہہ سکتا
لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اگر یہ شخص ظاہر مین سنی اور فی الحقیقت سوفسطائی **دہری**
یا مجنون و خبطی ہے تو جائی تعجب نہین تعجب تو یہ ہے کہ تمام علماء **ارکین ندوہ** نے
کسطرح اسکی اشاعت گوارا فرمائی اور الرضاء بالکفر کفر و بالفسق فسق کا کیون خیال نہ کیا

قولہ اپنے ہی مذہب کی ہر فروعات و جزئیات کو اجمالاً و تفصیلاً اچھا اور
ہر طرح کی خطا اور غلطیون سے پاک یقین کرلینے نے اہل مذہب کو لامحالہ خودبینی اور تعصب

کیا احتیاج۔ افسوس کہ حضرات ارباب ندوہ کے نزدیک عیسائی کا سوال سراپا اہمال
بحد قابل اہمال ہے اور جواب اوسکا محال نہ معلوم قرآن مجید کی نسبت انکا کیا خیال ہے
شاہ صاحب وسیلۃ النجات مین بعد بیان دلائل قرآنیہ کے لکھتے ہین اگر کسی طالب
راہ جنت باشد یک کلمہ از ینہا در حق او کفایت است واگر سعادت ازلی نصیب او نشود
بحکم ختم اللہ علی قلوبہم بر کفر خود ثابت ماند و بسبب انکار قرآن برای خود دوزخ خرید کرد
اورا بحث کردن در طریقہ مسلمانان چہ سود خواہد داشت واللہ الہادی الخ

قولہ سبحان اللہ ایک اسلام صحابہ وسلف صالحین کا اسلام تھا کہ اونمین یہ سب اختلافات
تھے اور نہ وہان یہ سوال پیدا ہو سکتا تھا نہ اسکے جواب مین دقت تھی الخ۔ **اقول** مطابق
نظر ارباب ندوہ کے یہ سوال سراپا اہمال وہان بھی ضرور پیدا ہو سکتا تھا کیا حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کے عہد مبارک مین **خوارج** نہ تھے کیا اونکے عہد مبارک مین شیعہ
مخلصین یعنی اکابر اہلسنت نہ تھے کیا **روافض تفضیلیہ** نہ تھے کیا اونکے عہد مین **روافض**
تبرائیہ نہ تھے کیا اونکے عہد مین **روافض غالیہ** نہ تھے ضرور تھے حضرت امیر نے اون
سب کو ایک نظر نہین دیکھا شیعہ مخلصین کی مدح کی اونکو اہل حق اور ناجی فرمایا باقی گمراہ بتایا
کسیکو آگ مین جلایا کسیکو تلوار سے جہنم مین پہونچایا کسیکو تعزیر کا مستحق ٹھہرایا تحفہ اثنا عشریہ
مین بیان فتنہ عبد اللہ بن سبا مین لکھا ہے پس لشکریان حضرت امیر بسبب رد و قبول وسواس شیطان
لعین چہار فرقہ شدند اول فرقہ شیعہ اولی و شیعہ مخلصین کہ مقتدایان اہلسنت وجماعت اند این گروہ من جمیع
الوجوہ بحکم ان عبادی لیس لک علیہم سلطان از شر آن ابلیس تلبیس محفوظ ماندند وجناب مرتضوی
را بطلب خود مدح انہا نمودہ دوم فرقہ شیعہ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی را بر جمیع صحابہ تفضیل میدادند این فرقہ
از ادنی تلامذہ آن لعین شدند وجناب مرتضوی در حق اینہا تہدید فرمود کہ اگر کسی را خواہم شنید کہ مرا
بر شیخین تفضیل میدہد اورا حد افترا خواہم زد سوم فرقہ سبیئہ کہ آنہارا تبرائی نیز گویند جمیع صحابہ را ظالم و غاصب
بلکہ کافر و منافق میدانستند و این گروہ از اوسط تلامذہ آن خبیث گشتند چہارم فرقہ شیعہ

وفروع مولوی حقانی صاحب وغیرہ جو پنجاری مین سب بے نظیر ہین موجود تھے جو سنی
مشہور ہین تو ہین کسی نے نفرمایا کہ اگر اوسکو نجات معتقد ہے تو وہ سنی ہو شیعہ ہو مقلد ہو
غیر مقلد ہو شیعہ وغیر مقلدین کو برا کہنے کا دلمین خیال نلاوے کہ بعد وضوح حق کے یہ اختلاف
مضر نہین ہو سکتا یہ تو ہم نہ کہینگے کہ ان حضرات کو جواب دینے اور مذہب اہلسنت مین
انحصار حقیقت ثابت کرنے کی لیاقت نہ تھی ہان یہ ضرور کہہ سکتے ہین کہ اپنے علمی بھائی
غیر مقلدین اور اپنے علاقی بھائی یعنی روافض اور اپنے اخیافی بھائی نیچریہ کو و مروت
دیگر رکن ندوہ بنانیکی شرم اور قواعد ندوہ کی پابندی نے سکوت عن الحق کی مہر لگا کر
سب کو خاموش و اخرس کر دیا۔ ورنہ اون حضرات کو جو مذہب اہلسنت کو حق اور مطابق
فرمان خدا و رسول کے یقیناً جانتے ہین اوسکے وسوسہ و شبہہ مذکورہ کا جواب قطع
نظر دیگر کتب مطولہ سے صرف وسیلۃ النجات مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب
ورسالہ فتح المبین دیکھکر ہی دینا تھا کہ جب اوس عیسائی پر حقیقت مذہب
اسلام آشکارا ہو چکی ہے تو پھر اوسکو لازم ہے کہ وہ عقائد مین سنی اعمال مین
مذہب حقہ اربعہ اہل سنت مین سے ایک کا مقلد ہو جاوے اوسکو نجات
حاصل ہو جاویگی۔ اور روافض نیچریہ غیر مقلدین کے برا کہنے کی پروا
نکرے کہ مذہب اہلسنت کی حقیت اور اوسکے مخالف کا بطلان قرآن سے ثابت ہے
اور پھر یہ مطلب تحقیقاً اوسکے ذہن نشین کر دیا جاتا۔ اور پھر الزاماً یہ بھی کہتے کہ باوجود تحقیق
حقیقت حقیقت اسلام کے پھر اختلاف باطل کی وجہ سے اگرچہ وہ بعید بل محض ہے
قبول اسلام مین اگر تجھکو تامل ہوتا ہے تو ملت عیسائیت پر بھی باوجود اوسکے تحقیقات
بطلان کے تو کیونکر قایم رہنا چاہتا ہے ہمین بھی تو مذاہب مختلفہ ہین پس اس شبہہ
فاسدہ کی رو سے تو عیسائی بھی نہین رہ سکتا ہان اگر تو لا مذہب نیچری یا سوفسطائی
ہو جاویگا تو تجھکو اختیار ہے اور عقلاء کے پاس اسکا کوئی علاج نہین اور بحث کی

ارباب ندوہ کا موافق قواعد اہلسنت ہرگز نہین قرار پاسکتا البتہ خوارج وغیرہ
فرق ضالہ کے عقیدہ کے ضرور مطابق ہے کہ وہ گنہگار کو بھی اسلام سے
خارج کہتے ہین مقام پر ندوہ کے لائق فائق واعظ کی عبارت بخدمت ناکامی
ہے عقائد الاسلام مین لکھتے ہین ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ فاسق ہو خواہ متقی
نماز پڑھنا درست ہی کیونکہ ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ ہر فاجر اور نیک کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو لہذا سب صحابہ اور تابعین ومن بعدہم
مبتدعین وفساق کے پیچھے نماز پڑھنا درست جانتے تھے پس وہ جو بعض اکابر سے مروی ہے
کہ اہل بدعت کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے پس اس سے یا تو یہ مراد ہے کہ جب تک متقی دیندار
امام میسر ہو فاسق کے پیچھے نہ پڑھے یا یہ مراد ہے کہ جس شخص کی بدعت یا فسق حد کفر کو پہونچ جاے
اوسکے پیچھے نماز نہ پڑھے الخ اور نیز اوسیمین ہے اعمال صالحہ ایمان مین داخل نہین کہ اوسکا جزو ہو وین
اسی سبب سے نیک اعمال کرنے سے ایمان نہین جاتا ہان رونق جاتی رہتی ہے اور دلیل یہ ہی
کہ قرآن مین اللہ تعالی نے اعمال کی صحت کیواسطے ایمان کو شرط ٹھہرایا ہے اور شروط
شرط مین داخل نہین ہوتا ہے الخ اور اوسیمین ہے کبیرہ گناہ کرنے سے نہ ایمان جاتا ہے نہ کافر ہوتا ہے
بلکہ قرآن وحدیث صحیحہ مین کبیرہ گناہ کرنے والے کو مومن کہا ہے اور صحابہ وتابعین وجمہور
مسلمین اونکے بعد کبیرہ کرنے والے کو کافر نہین کہتے تھے بلکہ سب احکام ایمان کے اوسپر جاری
رکھتے خوارج کے نزدیک کبیرہ کیا صغیرہ سے بھی کافر ہو جاتا ہے الخ **قولہ** دوسری بات
مسلمانون مین آپسمین اتفاق واتحاد ہے الخ **اقول** یہ بات ہی کہ اگر مسلمانون مین آپسمین اتحاد
واتفاق محبت ووداد نہو تو اسلام کی سب برکات سے محروم ہو جاوینگے اور کافر ٹھہرینگے بلکہ
غلط ہے اسواسطے کہ جو فرق مدعیان اسلام معتقد عقائد فاسدہ ہین اون سے تو اتحاد
مردود وممنوع ہے اس مقام پر ایک عبارت ندوہ کے لائق فائق واعظ کی
لکھی جاتی ہے عقائد الاسلام مین لکھتے ہین شیعہ کو کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے

غلا ۹ کہ ارشد تلامذہ آن خبیث بودند قائل بالوہیت آن جناب شدند الخ - اور

اوسمین ہے لفظ نواصب در عرف شیعہ مستعمل برای کسی ست کہ مخالف عقیدہ ایشان باشد -

غلا ۸ سنیہ را نواصب دانند و سنیہ تفضیلیہ را تفضیلیہ شیعہ اولی را و خوشا حال شیعہ اولی کہ مورد طعن

و ملامت جمیع فرق ضالہ از شیعہ و نواصب گردیدہ الخ یہ حال تو زمانہ خلافت راشدہ کا بالاجمال بیان

کیا گیا اور بعد اوسکے زمانہ بقیہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین میں قدریہ و جبریہ و معتزلہ وغیرہ بھی

پیدا ہو چکے تھے یہ سراپا جہال سوال جو باعث ضلال جہال ہے زیادہ تر پیدا ہو سکتا تھا کہ بحث اختلافات

شائع ہو رہے تھی چنانچہ واقف تاریخ پر بخوبی ظاہر ہے -

ہان برکت صحابہ کرام و سلف صالحین اور اونکے امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے جواب آسان

تھا اور اب بھی اگر اونکی پیروی کیجائے تو وہی جواب باصواب باتباع اون کے کافی و وافی و شافی

ہے ہان جسکو خدا تعالی گمراہ کرے اوسکا کون ہادی ہے -

قولہ اسلام کی ضروریات میں سے وہ کونسی چیز ہے کہ وہ نہو تو اسلام کی دینی و دنیاوی برکات

میں سے آپ کسی حصہ کے مستحق نہیں ہو سکتے اور نہ نماز روزہ اور نہ کوئی طاعت قبول ہو سکتی

ہے الخ - **اقول** اسکا جواب سنا چاہیے اسلام میں اول بات جو اصل الامر ہے وہ تقوی ہے

یہ بات کہ اگر تقوی نہو تو نماز نہ روزہ نہ کوئی طاعت قبول ہو سکتی ہے - نہ اسلام کی برکات مین

کسی حصہ کا استحقاق حاصل ہو سکتا ہے - مخالف مذہب اہلسنت ہی - اہلسنت کے مذہب میں جس

شخص کو جمیع ضروریات دین محمدی کی تصدیق اقرار حاصل ہے اگر اسکے ساتھ متقی بھی ہے

تو جمیع برکات اسلامیہ کا اعلے درجہ کا استحقاق حاصل ہے اور اگر گنہگار ہے تب بھی

سب برکات اسلامیہ سے محروم مطلق نہیں ہو سکتا کہ ادنے درجہ کی برکات کی حصہ کا استحقاق

بسبب حصول اصل ایمان کے اوسکو بھی حاصل ہے گو استحقاق اعلے سے محروم ہو - اور یہ جو کہا

کہ غیر متقی کی کوئی طاعت قبول نہیں ہو سکتی نہ نماز نہ روزہ یہ بھی غلط ہی البتہ کافر ضرور سب

برکات سے محروم ہے اور اوسکی کوئی طاعت نہیں قبول ہو سکتی نہ نماز نہ روزہ پس یہ قول

درخود ہی ندوہ مین اگر سید شرک کہتے ہین کہ محبت آل و اصحاب سب کا شیوہ ہے ندوہ نے نہ ان ارکان کو ائمہ دین کا اعتبار نہ اپنے اقوال پر قرار
لیا ہے سبحان تقی کا سوانگ ہے۔
صرف لسانی رطاری پر انکا دار و مدار ہے اور حال مبارک اس شعر کا مصداق ہے ؎

بت شکنی گاہ ہمی زنی آتش ای ذو المذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد۔

بالجملہ فرق ضالہ سے فرضیت اتحاد کا حکم کرنا اور درصورت عدم اتحاد کے حکم خروج از اسلام کا لگانا محض فساد ہے۔ باقی ساتھ اہل حق کے باہم مسئلہ اتحاد کا وہ بیشک مشروع ہے اور بربنائے نفسانیت خلاف حکم شرعی آپس مین لڑنا جھگڑنا ممنوع ہے مگر اسپر بھی خروج از ایمان و اسلام کا دعوی کرنا موجب عقیدہ مذہب اہلسنت فاسد و ظاہر البطلان ہے ندوے کے لائق فائق واعظ رسالہ عقائد الاسلام مین لکھتے ہین جس شخص سے کہ بعض اعمال صالحہ ترک ہو جاوین اوسکو بھی مومن کہا ہے کما قال اللہ وان طائفتان من المومنین اقتتلوا اور اگر دو گروہ مومنون کے آپس مین لڑائی کرین حالانکہ آپس مین لڑائی کرنا گناہ ہے پس انکو بھی مومن کہا ہے الخ۔

قولہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تومنوا حتی تحابوا دیکھیے مسلمانون کے آپس مین محبت نہین تو ایمان ندارد اور ایمان رخصت تو جنت کیا سروکار الخ۔

اقول جب اہلسنت کے نزدیک جو فرق کلمہ گویان منکر ضروریات دین اسلام ہین اگرچہ وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہون کافر ہین پس اہلسنت کے الزام کے واسطے اس کا اطلاق محض نفاق سے ہے رہے دوسرے فرق ضالہ پس اونکے جو بعض عقائد کفر تک پہونچے ہین تو وہ بھی شمار ہوا ہے اور بعض روایات جو ظاہر ہین اور تھوڑی سی استعداد والو کو باہم متعارض ہین اونکی تطبیق حسب تصریح اہل تحقیق یہ ہے کہ حب و بغض موافقت و مخالفت مین اپنی طبعی نفسانیت دخل دینے کی ممانعت مقصود ہے اور اگر بوجہ دینی

قصے کے اعتماد پر کہ جنکا بسند صحیح ثبوت نہین ہے حضرت کے اصحاب کو جنکی خوبیان قرآن
مین مذکور ہین اور انکا ثبوت یقینی ہے برا کہتے ہین۔ اور طرح طرح کے عیوب انمین ثابت
کرتے ہین اور انکی عداوت کو اور انپر طعن و لعن کرنے کو اپنا ایمان بنا رکھا ہے اور اہلبیت
مین سے بھی بہت لوگونکو برا کہتے ہین اہلبیت مگر دو لوگونکو کہتے ہین سوا اہلبیت مین سے حضرت
بیبیون کو خصوص عائشہ صدیقہ ام المومنین کو برا کہتے ہین اور کیا کیا عیب لگاتے ہین
اور کیسے کیسے نالائق کلمات انکی شان مین لکھتے ہین واہ حضرت کی روح پر فتوح جنت
مین جب یہ لوگ حضرت کے اصحاب و اہلبیت کو اور خصوص بیبیونکو برا کہتے ہونگے کیا خوش
ہوتی ہوگی حیف صد حیف ہے ان مسلمانون پر کہ جو ایسے لوگون سے محبت رکھتے ہین اور انکے
ساتھ تعزیہ داری مین شریک ہوتے ہین اور انسے شادی بیاہ [illegible]
ایسے لوگ جناب سید المرسلین [illegible] ہونگے اور انکو حوض کوثر سے دور ہانکینگے۔ اگرچہ
لوگ اپنے گمان مین متقین متبع ہو گئے ہین الخ۔ افسوس ہزار افسوس کہ خود بھی وہ
ایسے نالائق فالق غط باوجود انکی اس عقیدہ کے ندوہ مین رکن [illegible]
کہتے ہین ہندوستان مین تین قسم کے مسلمان ہین سنی شیعہ پھر سنیون مین مقلد و غیر مقلد
سب کا ایک قرآن ایک کعبہ ایک نبی وہ امور جو مرشد کامل سے قطعی الثبوت ہین عقائد سے ہیں
مسلمات ان سب مین سب کا اتفاق محبت آل و اصحاب سب کا شیوہ پھر صاحبو بھلا
اور تو چھین کیجیے الخ ملخصاً۔ اب بہ کال انصاف اہل ایمان کے آگے کیسی لائق
فالق [illegible] خود تو ان مسلمانونکی نسبت جو شیعہ سے محبت رکھتے ہین اور انکے
شادی بیاہ کرتے ہین حکم قطعی ناراضی جناب سید المرسلین کا اور حوض کوثر سے محروم کا
عقائد الاسلام مین تعلیم فرماتے ہین اور خود ہی ارکان ندوہ مین شامل ہو کے
اپنے حکم سابق کو منسوخ کرتے ہین خود ہی عقائد الاسلام مین فرماتے ہین کہ شیعہ حضرت کے
اصحاب کو اور بعض اہلبیت کو برا کہتے ہین اور انکی عداوت و لعن طعن کو اپنا ایمان بناتے ہین

بغض و اہانت اہلبیت کرام وخلفاء راشدین کے ضرور مسلمان ٹھہراتے ہین کیا اہل ندوہ کے
نزدیک وہ حضرات کرام معاذ اللہ اہل اسلام نہ تھے کہ باوجود اون کے بغض و اہانت کے
خوارج وروافض اچھے خاصے متقی وجنتی رہے۔ اور ایمان کا مدار وہونا تو درکنار اونکا
فاسق وگمراہ جاننا بھی خلاف ایمان طائفہ ندویہ ٹھہرا۔

قولہ اور ایک حدیث مین ہے المؤمنون کرجل واحد الی قولہ حضرات یہ حدیث کا عکس
نقیض بھی جو اسکا لازم ہے سمجھی الذین لیسوا کرجل واحد لیسوا بمؤمنین الخ **اقول** طائفہ
ندویہ کو جوش مخالفت اہلسنت مین عقل سے کچھ بھی علاقہ نہ ہا اپنے کلام کی تقریب ناتمام ہونیکا
بھی خیال نہین جب اونکو اصرار ہے کہ فقط کلمہ پڑھنے سے ایمان واسلام متحقق ہو جاتا ہے
پھر یہان اوسکے برعکس یہ عکس نقیض حکم سابق ہے سچ ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد اور اہل علم
تو جانتے ہین کہ ایسی آیات وحدیث سے ہرگز ممانعت بغض وعداوت و فرضیت اتحاد ومحبت دشمنان
اہلبیت کرام واصحاب عظام ثابت نہین ہے چہ جائیکہ تحریم بغض منکرین ضروریات دین
وحکم فرضیت اتحاد ومحبت ثابت ہوسکے **قولہ** پھوٹ کو حرام کردیا اور فرمایا واعتصموا
بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الی آخرہ **اقول** بحمد اللہ تعالی اہلسنت نے اس حکم کی بخوبی تعمیل فرمائی
ہے یعنی اتباع سواد اعظم واجماع ائمہ دین ومحبت اہلبیت واصحاب کرام اونکا مذہب ہے
اور فرق باطلہ خوارج و روافض نجدیہ نیچریہ ندویہ وغیرہم نے جو سواد
اعظم کی مخالفت کرکے پھوٹ ڈالی ہے۔ وہی مرتکب حرام ہین اور اسی سبب سے وہ حسب
تحقیق ائمہ اسلام بحکم شارع علیہ السلام مستحق بغض واہانت ورد وطرد بلا کلام ہین۔

قولہ اسکی شرح قرآن شریف سے اصل مفسر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یون
فرمائی کہ الدین النصیحۃ الخ **اقول** ائمہ اسلام شارحین ومفسرین کلام حضرت جناب
سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکی شرح وتفسیر مین تصریح فرمادی ہے کہ مخالفین سنت سنیہ
سے بغض رکھنا داخل نصیحت دین محمدی ہے اسیطرح دشمنان اہلبیت کرام ودشمنان صحابہ

و مذہبی مخالفت کو راہ خدا مین ترک مودت و محبت بغض و مہاجرت ہو تو جائز بلکہ مستحسن و محمود ہے

علامہ سیوطی شرح موطا مین متعلق حدیث مہاجرت کے لکھتے ہین والمراد حرمة الہجران

اذا کان الباعث علیہ وقوع تقصیر فی حقوق الصحبة والاخوة وآداب العشرة واما ما کان من جہة

الدین والمذہب فہجران اہل البدع والاہواء واجب الی وقت ظہور التوبة ومن خاف من مکالمة

احد وصلتہ ما یفسد علیہ دینہ او یدخل مضرة فی دنیاہ یجوز لہ مجانبتہ والبعد عنہ ورب ہجر جمیل خیر

من مخالطة موذیة الخ علامہ قسطلانی شرح بخاری شریف مین متعلق

حدیث لا تباغضوا و کونوا عباد اللہ اخوانا الحدیث کے لکھتے ہین تخصیص الاخ بالذکر الاشعار

بالعلیة ومفہومہ انہ ان خالف ہذہ الشریطة وقطع ہذہ الرابطة جاز ہجرانہ فوق ثلثة ایام فان ہجرة

اہل الاہواء والبدع دائمة علی ممر الاوقات ما لم تظہر التوبة والرجوع الی الحق الخ امام عینی

فرماتے ہین والذی نقلتہ ما کان لغیر اللہ فانہ فیہ واجب یثاب فاعلہ لتعظیم حق اللہ تعالی الی آخرہ

افسوس کہ طائفہ ندویہ اکابر اہلسنت کے تو ہیان کو بسبب عدم محبت خوارج و روافض

سے نداروادر رخصت ٹھہراکر اہلسنت کو دوزخی بتاتے ہین مگر خوارج و روافض کو باوجود

---

۵۱ حاشیہ حدیث مین جو مسلمان سے کشیدگی کو منع فرمایا ہے) اوس سے مراد وہ کشیدگی ہے جسکا باعث حقوق اپنا ئیہ برادرانہ

وآداب معاشرت مین اوسکی جانب سے کوئی تقصیر واقع ہوا ہو اور وہ کشیدگی جو دین و مذہب کے روسے ہو وہ مراد نہین کہ بد

مذہبون سے ترک تعلق تو واجب ہے جب تک اونکی توبہ ظاہر نہو اور جیسے کسی شخص سے کلام کرنے یا ملنے مین خوف ہو کہ اسکے

دین مین کوئی فساد آئیگا۔ یا دنیا مین کوئی مضرت پہونچیگی اوسی اوس سے کنارہ کشی و دوری جائز ہے اور بار ہا خوبی سے ساتھ

جدا ہوجانا ضرر رسان میل سے بہتر ہوتا ہو ۱۲

۵۲ حدیث مین بلفظ بہائی کے لفظ سے تعبیر فرمانا علت حکم کو بتارہا ہو اوسکا مفاد یہ ہو کہ اگر وہ اس شرط کا خلاف

کرے اور اس رابطہ برادری کو قطع کرے تو تین دن سے زیادہ اوسے چھوڑنا جائز ہوگا۔ کہ بدمذہب کا چھوڑنا تو مدت العمر تک واجب ہے

جبتک دل سے توبہ اور حق کیطرف رجوع ظاہر نہو ۱۲

۵۳ کشیدگی وہ جو کسی امر غیر خدا کے سبب ہو۔ کہ اللہ کے معاملہ مین تو کشیدگی واجب ہو اور اوسکا کرنیوالا بسبب تعظیم حق الٰہی کے ثواب پائیگا ۱۲

حقیقۃً اول سے سب فرق حقہ و باطلہ کے ساتھ محبت فرض ہے اور بغض حرام و موجب
خلل اسلام ہے جیسا کہ عامۂ طائفہ ندویہ کا یہی مذہب ہے تو یہ محض عناد و شقاق ہے اور من یشاقق اللہ
ورسولہ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کا مصداق اور اگر وہ
مقصود ہے جو بعض طرفداران طائفہ ندویہ تاویلا مراد لیتے ہین یعنی روافض و نیچریہ و غیر مقلدین
وجملہ فرق ضالہ کے ساتھ بظاہر تو اظہار محبت کرنا زبان سے اور انکو گمراہ نہ کہنا روا اونکا ذکر نا
اون سے ملے جلے رہنا شیر و شکر رہنا مگر دلین اونکو گمراہ و دشمن خدا و رسول جانکر بغض
رکھنا پس ایسا اتحاد و اتفاق ہرگز مفید برکات دینی بلکہ دنیاوی برکات بھی نہین ہو سکتا
کہ اہلسنت کے نزدیک یہ داخل نفاق ہے۔

قولہ نماز روزہ سب طاعتین حبط ہو جاتی ہین الخ **اقول** اہلسنت کا اپنے باہم بوجہ
نفسانیت معاملات دنیویہ مین بغض وحسد رکھنا و اخوت کو ترک کر دینا البتہ نہایت
سخت معصیت اور موجب زوال برکت ہے لیکن جملہ اعمال کی نسبت حکم حبط کا لگانا تو
خاصہ کفر کا ہے پس ایک معصیت سے یہ حکم جزمی و قطعی خیال غلط اور موجب تضلیل عوام کا ہے
نہ کہ خوارج و روافض و نیچریہ و وہابیہ کے ساتھ وداد و اتحاد رکھنے سے روزہ و نماز و جملہ
طاعات کے حبط کا حکم کرنا کہ یہ ایجاد محض الحاد ہے۔

قولہ جو بلا اکراہ خدا کو ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ کہتا تھا اوسکو اپنا بھائی
سمجھنے لگتے تھے جس بات کو جس طرح برحق سمجھتا تھا وہ اپنی فہم کے مطابق برتتا تھا۔ اور ہمیں
ایک دوسرے سے نزاع و جدال نہین کرتے تھے الی قولہ۔ ہر شخص ایک دوسرے کو
اپنے سے اچھا خیال کرتا تھا اور اوسکی عظمت کرتا تھا الخ **اقول** حضرات ہمارے اساتذہ
سابقین جو ہین یعنی صحابہ و دیگر سلف صالحین جو قوانین قرآنیہ کے پورے متمسک تھے اونکی
تعلیم عقائد و مسائل دینیہ مین ہرگز ایسی نہ تھی جسکا نام طائفہ ندویہ کے نزدیک اتفاق ہے اس
اتفاق کو اون اکابر دین کیطرف نسبت کرنا اور اون کے ساتھ عقیدتمندی جتانا

عظام کے ساتھ بغض عداوت رکھنا ماموراتِ خدا و رسول سے ہے۔ شفا میں فرمایا ومن
النصیحۃ للمسلمین لہ صلے اللہ علیہ وسلم فالتزام التوقیر والاجلال وشدۃ المحبت ومحبۃ آلہ وصحابہ ومجانبۃ
من رغب عن سنتہ وبغضہ والتحذیر الی آخرہ ملخصًا اور اوسمیں ہے ومن توقیرہ وبرہ علیہ السلام توقیر
اصحابہ وبرہم ومعرفۃ حقہم ومعاداۃ من عاداہم الخ ملخصًا۔ اور شرح ملا علی قاری میں ہے
ولذالک امر اللہ وامر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمحبتہم ای محبۃ الصحابۃ وموالاتہم ومعاداۃ من والاہم
من اہل السنۃ والجماعۃ والمعاداۃ من عاداہم من الخوارج والروافض وسائر اہل البدعۃ الخ۔
قولہ اللہ تعالی نے آپس کے تنازع کو بھی حرام کر دیا الخ اقول یہی حکم ہے جبکہ بنا
نفسانیت ہو اور بغیر نفسانیت کے مخالفین حق سے منازعت ہرگز حرام نہیں۔ قولہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغض و عناد جو نفاق کی جڑ ہے اوسکو حالقہ فرمایا اقول ان بغض کو حالقہ فرمایا جو
بر بنائے نفس ہو اور جو بغض کہ تابع شریعت ہو وہ اوسکو علامت ایمان فرمایا من احب للہ وابغض للہ فقد استکمل الایمان
الحدیث پس دشمنانِ اہلبیتِ کرام و ازواجِ مطہرات و اصحابِ عظام و ائمہ دین و اولیاء
کرام کے ساتھ بغض جو فرض ہے وہ ہرگز داخل وعید نہیں ہو سکتا تا کہ طائفہ ندویہ کا مطلب
حاصل ہو۔
قولہ الغرض اسلام کی ضروری چیز دشمنوں سے اتحاد ایک چیز ہے جسکے بغیر دینی و دنیاوی
برکات سے آپ کسی حصہ کے مستحق نہیں ہو سکتے الخ۔ اقول اتحاد سے اگر مقصود یہ ہے کہ

؎۱ ترجمہ مسلمانوں کا نصیحت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے خیر خواہی کرنا یہ ہے کہ اونکی تعظیم و توقیر اور شدت
اونکی محبت اور اونکی آل و اصحاب کی دوستی اور جو اونکی سنت سے منہ پھیرے اوس سے دوری اور اوسکا بغض رکھے اور لوگوں کو
؎۲ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور حضور کے ساتھ اچھا برتاؤ یہ بھی ہے کہ حضور کے اصحاب کرام کی تعظیم کیجائے اور
اونکے ساتھ اچھا برتاؤ ہے اونکا حق پہچانے اونکے دشمنوں رافضیوں وغیرہم سے عداوت رکھے ۱۲
؎۳ اسیلئے خدا و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صحابہ کرام اور ان کے دوستوں اہلسنت و جماعت
سے محبت و دوستی اور ان کے دشمنوں خارجیوں رافضیوں اور تمام بدمذہبوں سے دشمنی رکھیں ۱۲

فظننت ان صاحبی سیکل الکلام الی فقلت یا ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا اناس یقرؤن القرآن

وذکر من شانهم وانهم یزعمون ان لا قدر قال اذا لقیت اولئک فاخبرهم انی بری منهم وانهم براء

منی والذی یحلف به عبد الله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبل الله تعالی منه حتی

یؤمن بالقدر الی آخره۔

مشکوۃ میں ہے عن ابی غالب[1] رای ابو امامة روسا منصوبة علی درج دمشق فقال ابو امامة کلاب

النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوه ثم قرء یوم تبیض وجوه وتسود وجوه الخ۔ **صحیح بخاری** میں

ہے کان[2] ابن عمر یریهم شرار الخلق ویقول انهم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المؤمنین

الخ **امام عینی** نے نقل کیا ہے کان[3] عبد الله بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک

وابو هریرة وعقبة بن عامر واقرانهم رضی الله تعالی عنهم یوصون الی اخلافهم ان لا یسلموا علی القدریة ولا یعودوهم

ولا یصلوا علیهم اذا ماتوا الخ۔

میں نے گمان کیا کہ میرے ساتھی گفتگو میری طرف سپرد کر دینگے لہذا میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبد الرحمن ہماری طرف کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں اور ان کے اوصاف ذکر کئے مگر ان کا دعوی یہ ہے کہ خیر و شر مقدر نہیں فرمایا جب تو ان سے ملے تو انہیں خبر کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار قسم اس کی جس کی قسم عبد اللہ بن عمر کھاتا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس کوہ احد برابر سونا ہو اور وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرے اللہ تعالی ہرگز قبول نہ فرمائے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہ لاوے ۱۲

[1] ابو غالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کچھ سر دیکھے کہ دمشق کی سیڑھیوں پر لٹکائے گئے تھے یہ سر بدمذہبوں کے تھے فرمایا یہ جہنم کے کتے ہیں زیر آسمان سب مقتولوں سے بدتر ہیں اور جنہوں نے قتل کیا وہ سب شہیدوں سے بہتر ہیں پھر آیت تلاوت کی جس دن روشن ہونگے کچھ منہ اور کالے ہونگے کچھ منہ ۱۲

[2] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما خارجیوں کو تمام جہان سے بدتر جانتے تھے کہ انہوں نے آیتیں کہ کافروں کے حق میں اتری تھیں [illegible] مسلمانوں پر [illegible]

[3] حضرت عبد اللہ بن عمر و حضرت عبد اللہ بن عباس و حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی و حضرت جابر بن عبد اللہ و حضرت انس بن مالک و حضرت ابو ہریرہ و حضرت عقبہ بن عامر اور ان کے ساتھ والے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اپنے پسماندوں کو وصیت فرماتے تھے کہ قدریوں کو سلام نہ کریں اور ان کی عیادت کو نہ جائیں اور جب وہ مریں تو ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں ۱۲

عین نفاق ہے قطع نظر اس سے کہ صحابہ کرام کے عہد میں کچھ لوگ اسلام کا دعویٰ کرکے یعنی خدا کو ایک اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول سمجھتا جانکر بعض ضروریات دین اسلام سے منکر ہوئے تھے وہ مرتد و کافر قرار دیئے گئے تھے خاص مبتدعین کا حال سنئے کہ بروایات معتمدہ ثابت ہے کہ سلف صالحین بدمذہبوں کی حالت حیات میں اور بعد اونکی ممات کی بھی اون سے اپنی برادت اور دشمنی کا اظہار فرماتے تھے بلکہ بحیثیت سلف تو سلام تک کے بھی روادار نہ تھے مشکوٰۃ شریف میں ہے [۵۱] عن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرئک السلام فقال انہ بلغنی انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی او فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فی اہل القدر رواہ ابو داؤد وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح الخ۔ صحیح مسلم میں ہے [۵۲] عن یحیی بن یعمر قال کان اول من قال فی القدر بالبصرۃ معبد الجہنی فانطلقت انا وحمید بن عبد الرحمن الحمیری حاجین او معتمرین فقلنا لو لقینا احدا من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسالناہ عما یقول ہؤلاء فی القدر فوفق لنا عبد اللہ بن عمر داخلا فی المسجد فاکتنفتہ انا وصاحبی احدنا عن یمینہ والآخر عن شمالہ

[۵۱] حاشیہ نافع سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ فلاں شخص نے آپکو سلام کہا ہے فرمایا کہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ اوسنے کچھ بدمذہبی اختیار کی ہے ایسا ہو تو اوسے سلام نہ کہنا کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت یا فرمایا اس امت میں زمین میں دھنسنا اور صورتیں بدلنا اور آسمان سے پتھر برسنا پھینکا جانا ہوگا یا اون لوگون میں جو ہر خیر و شر کو تقدیر الٰہی سے نہیں مانتے جیسے معتزلی و رافضی اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۲

[۵۲] یحیی بن یعمر سے روایت ہے کہ بصرہ میں سب سے پہلے جس نے انکار تقدیر کا مسئلہ نکالا وہ معبد جہنی تھا میں اور حمید بن عبد الرحمن حج یا عمرہ کو چلے ہم نے کہا کہ کیا اچھا ہو تا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی ہمیں ملتے اون سے ہم اسکا حال پوچھتے جو یہ لوگ تقدیر کے مسئلہ میں کہہ رہے ہیں توفیق الٰہی سے ہمیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں جاتے ہوئے ملے میں اور میرے ساتھی اونکو دونوں پہلو سے گھیر کے ایک داہنی جانب اور ایک بائیں ۔ ۔ ۔

وتحقيره والتشنيع عليه لتنفير الناس عنه اشد وان سلم في خلوة فلا باس برد جوابه وان علمت ان الاعراض
عنه والسكوت عن جوابه يقبح بدعته في نفسه ويؤثر في زجره فترك الجواب اولى لان جواب السلام وان كان واجبا
فيسقط بادنى غرض فيه مصلحة حتى يسقط بكون الانسان في الحمام او في قضاء حاجة وغرض الزجر اهم
من هذه الاغراض وان كان في ملاء فترك الجواب اولى لتنفير الناس عنه وتقبيحا لبدعته في اعينهم وكذلك
كف الاحسان اليه والاعانة له لا سيما فيما يظهر للخلق قال عليه السلام من انتهر صاحب بدعة ملأ الله قلبه امنا
وايمانا ومن اهان صاحب بدعة امنه الله يوم الفزع الاكبر ومن الان له واكرمه او لقيه ببشر فقد استخف بما انزل الله
على محمد صلى الله عليه وسلم الثالث المبتدع العامي الذي لا يقدر على الدعوة ولا يخاف الاقتداء به فامره اهون

اور اوسکی تحقیر اور اوسپر طعن و تشنیع اور لوگوں کو اوس سے نفرت دلانی کا استحباب بہت زیادہ ہے اور اگر وہ تنہائی میں سلام
کرے تو جواب دینے میں مضائقہ نہیں اور اگر یہ معلوم ہو کہ اس سے منہ پھیرنا اور جواب نہ دینا اوسکی بدعت کا قبح اسکے دل میں پیدا کریگا
اور اوسکو باز رکھنے میں موثر ہوگا تو جواب نہ دینا ہی اولی ہے کہ جواب سلام اگرچہ واجب ہے مگر ادنی غرض سے جسمیں کچھ مصلحت ہے
ہو ساقط ہوجاتا ہے یہانتک کہ آدمی کے حمام یا قضاء حاجت میں ہونے سے ساقط ہوجاتا ہے اور بدعتی کی زجر و توبیخ کی غرض ان
غرضوں سے زیادہ مہم ہے اور اگر اوسنے لوگوں کے سامنے سلام کیا تو جواب نہ دینا ہی بہتر ہے کہ لوگ اوس سے نفرت کریں
اور اونکی آنکھوں میں اوسکی بدمذہبی کی برائی ثابت ہو اور اسیطرح اوسکے ساتھ احسان کرنے سے باز رہنا چاہئے اور اوسکی
اعانت کیجیے خصوصًا اون معاملات میں جو خلق پر ظاہر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو
کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ اوسکا دل امن و ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی اہانت کرے اللہ
اوسکو اوس بڑی گھبراہٹ والے دن میں امان دے۔ اور جو شخص بدمذہب کے ساتھ نرمی یا اوسکا اکرام کرے
یا کشادہ پیشانی اوس سے ملے اوس نے ہلکا سمجھا اوس چیز کو جو اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اتاری اور تیسرا جاہل بدمذہب کا ہے جو اپنی مذہب کیطرف بلانے کی قدرت نہیں رکھتا اور نہ اوس سے
یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اوسکے پیرو ہو جائینگے تو اوسکا حکم ہلکا ہے

احیاء العلوم میں ہے وطرق [۵۱] السلف قد اختلفت فی اظہار البغض مع اہل المعاصی وکلہم اتفقوا علی اظہار البغض للظلمۃ والمبتدعۃ وکل من عصی اللہ بمعصیۃ متعدیۃ منہ الی غیرہ فاما من عصی اللہ فی نفسہ فمنہم من نظر بعین الرحمۃ الی العصاۃ کلہم ومنہم من شدد الانکار واختار المہاجرۃ الخ۔

قولہ امام غزالی کیا خوب فرماتے ہیں الخ۔ **اقول** آخر دین کے امام متکلمین حجۃ الاسلام تھے خوب کیوں نہ فرماتے دیکھو احیاء العلوم میں کیا خوب فرماتے ہیں بیان [۵۲] مراتب الذین یبغضون فی اللہ وکیفیۃ معاملتہم الی قولہ الثانی المبتدع الذی یدعو الی بدعتہ فان کانت البدعۃ بحیث یکفر بہا فامرہ اشد من الذمی لانہ لا یقر بجزیۃ ولا یسامح بعقد ذمۃ وان کان ممن لا یکفر بہ فامرہ بینہ وبین اللہ اخف من امر الکافر لا محالۃ ولکن الامر فی الانکار علیہ اشد منہ علی الکافر لان شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفرہ فلا یلتفتون الی قولہ اذ لا یدعی الاسلام واعتقاد الحق اما المبتدع الذی یدعو الی بدعتہ ویزعم ان ما یدعو الیہ حق فہو سبب لغوایۃ الخلق فشرہ متعد فالاستحباب فی اظہار بغضہ ومعاداتہ والانقطاع

---

[۵۱] حاشیہ گناہگاروں کے ساتھ اظہار بغض میں سلف صالح کے طریق مختلف رہے ہیں مگر ظالموں اور بدمذہبوں اور ہر اوس شخص کے ساتھ جو ایسی معصیت کرے جسکا ضرر دوسرے کو پہنچے اظہار بغض پر سب کا اتفاق ہے۔ ہاں جو خاص اپنے معاملہ میں عاصی ہے تو بعض سلف نے ایسے گنہگاروں کو نظر رحمت سے دیکھا ہے اور بعض نے سخت انکار فرمایا اور اون سے قطع تعلق اختیار

[۵۲] جن لوگوں سے اللہ کے لیے بغض رکھا جائے اونکے مراتب کا بیان اور اونکے ساتھ معاملہ کی کیفیت پھر کافر کا بیان کرکے فرماتے ہیں۔ دوسرا درجہ بدمذہب کا کہ اپنی بدمذہبی کیطرف بلاتا ہے اوسکی بدعت اگر ایسی ہو جسکے باعث اوسکو کافر کہا جائیگا تو اوسکا حکم ذمی کافر سے بھی سخت تر ہوگا سو جزیہ لیکر چھوڑے نہ دینگے نہ اپنے ذمہ میں لیکر درگذر کرینگے اور اگر اوس بدعت کے سبب کافر ہونے سے نکل جاتا ہو تو اوسکا معاملہ اللہ کے یہاں کافر سے ضرور ہلکا ہو مگر اوسپر انکار کا حکم کافر سے انکار سے سخت تر ہو کہ کافر کا شر دوسروں تک نہیں پہنچتا کہ مسلمان سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ تو کافر ہے تو اسکی بات کیطرف التفات نہیں کرتے نہ وہ اسلام و اعتقاد حق کا مدعی ہے اور یہ بدمذہب اپنی بدعت کیطرف بلانے والا تو یہ زعم کرتا ہے کہ وہ جسطرف بلا رہا ہے وہ امر حق ہے تو یہ لوگوں کے گمراہ ہونے کا سبب ہے تو اسکا شر اوروں کو پہنچنے والا ہے پس اس سے بغض و عداوت کے اظہار اور کنارہ کشی

شدت مذہبی تصلب ایمانی کو مطلقاً برا جانتے ہیں لہذا اسکا دفع بھی ضرور ہے تفسیر
عزیزی میں اس حال کے بیان میں کہ ولید پلید اور ابوجہل عنید وغیرہ بعرض
صلح حضور اقدس سید المرسلین محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم میں آئے اور
طرح طرح کے کلمات تلبیسات زبان پر لائے لکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ فرمودند لیقینا ما را
ہیچ منظور نیست مرا بندگی خدا و فرمانبرداری او منظور است آنہا گفتند کہ اگر این کار ترا منظور است
بسر و چشم لیکن این سخن با شنو کہ بتان ما را بد مگو و مردم را از عبادت آنہا منع مکن و خود بعبادت
خدا مشغول باش ما ترا از عبادت خدا منع نخواہیم کرد و بر تو طعن و طنز نخواہیم فرمود آنحضرت
علیہ السلام سکوت فرمودند این آیات نازل شدند و ارشاد شد کہ درنگو بطعن بتان و
بیان قبح عبادت آنہا ہرگز مخل ایشان شود ودوا لو تدہن فیدہنون یعنی دوست میدارند
کہ کاشکے اندکے در وضع وآئین خود سست شوی پس ایشان خود سست و بہ حیثیت
غرض آنست کہ مرد حقانی را اصلاً بگفتہ مخالفان او را نباید کرد و در رضاجوئی ایشان را منظور نباید
کرد اگر این مقصد بجز لسستی در دین نشود آری مدارات و حسن خلق با ہمہ کس لیکن بی آنکہ
در وضع وآئین خود فتوری واقع شود و در دین خود ساہلی پیدا آید این مقامی است
بسیار مشکل و دقیق و معرفت اکثر مردم در تحقیق این مقام لغزش خوردہ اند بعضی در تحسین خلق
و استمالت قلوب و رضائی خواطر آنقدر کوشیدند کہ در امور دینی مداہنت صریح کردند
کردند و بعضی در راہ تعصب و حمیت دین آنقدر در رفتند کہ درشت گوئی و بدخلقی را عین
عبادت فہمیدند و معرفت جادہ مستقیم موقوف بر فرق میان مدارات و مداہنت است
مدارات عبارتست از حقوق خود رست مثل تعظیم و اکرام بدست و زبان و عیب پوشی
و خیرخواہی و مداہنت مساہلت در ادای حقوق دینی است از امر بالمعروف و نہی عن المنکر
و اقامت حدود و بیان حق و بہرحال موافقت با منکران گو بظاہر باشد در مداہنت
داخلہ کلیہ خلل می اندازد و در استحقاق اجر غیر ممنون قدح میکند چنانچہ در حدیث شریف است

وبا کسانیکہ دشمنان خدا و رسول اند دشمن باید بود و در ذل و خواری ایشان سعی باید نمود و بہیچ وجہ
عزت نباید کرد و در مجلس خود راہ نباید داد و در راہ شدت و غلاظت پیش باید کرد انتہی ملخصاً۔ باقی رہا یہ
خیال عوام اہل اردو کلام ندوہ کا کہ حضرات سابقین مصلحت دین سے واقف نہ تھے
جو یہ احکام شریعت لکھ گئے ہین لہذا اونکے ارشادات قابل قبول نہین بلکہ اکابر طائفہ ندویہ
کے خیالات کا اتباع فرض و لازم ہے پس یہ پیر نیچر کا اتباع اور محض ہوا نفسانی ہے وہ بھی
اب انہی سنی بھائیو نکی خدمت مین یہ عرض ہے کہ اس رسالہ مین حضرات قدما و متاخرین
مانند حضرت امام غزالی و جناب شیخ مجدد صاحب و شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہم کے
جو اقوال لکھے گئے ہین اگر کسیکو کچھ شک ہو تو اصل سے مقابلہ کر لے۔ اور اگر مطلب مین کچھ خلاف
ہمارے بیان کے سمجھا جاوے تو علماء مشہورین ہندوستان مانند مولانا محمد نعیم صاحب
لکھنوی اور مولوی عبد الوہاب صاحب لکھنوی اور مولوی لطف اللہ صاحب
رامپوری اور مولوی نذیر احمد خان صاحب احمد آبادی اور مولوی عبید اللہ صاحب
مدرس مدرسہ جامع بمبئی اور مولوی مفتی مسیح الدین خان محبوب نواز الدولہ
مفتی حیدر آباد دکن وغیرہم سے اسکی تحقیقات کر لے۔ انشاء اللہ تعالی جل شانہ جہالت و ضلالت و اکابر
طائفہ ندویہ کی بخوبی ظاہر ہو جاویگی بلکہ اگر جناب مولوی لطف اللہ صاحب علیگڈھی بھی
شریعت محمدیہ کا اتباع ضروری مانکر اظہار حق کو ضروری جانین اور اختراع شرع ندویہ کو نہ چاہین
سکوت لازم قرار دیا گیا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اوس سے علیحدگی اور دست برداری
اختیار کرین تو اون سے بھی تائید حق کی ہر طرح امید ہے باقی مولوی شبلی پروفیسر کالج
علیگڈھ و دیگر اصول ندوہ اور اونکے توابع و فروع مولوی حقانی وغیرہ کی دیانت کا
حال بخوبی ظاہر ہو کہ سہ کہ بت سخن نگاہ مسجد زنی آتش زد اہنیئہ تو گبر و مسلمان نگہ دارد۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العلمین

الراقم

خادم قوم محمد ابراہیم مقیم حیدرآباد متصل ہر دانہ چادر گھاٹ

اذا لقیت الفاجر فالقه بوجه خشن در حقائق التنزیل مذکورست که سهل بن عبد الله تستری فرمود که من
صحح ایمانه و خلص توحیده فانه لا یانس الی المبتدع ولا یجالسه ولا یواکله ولا یشاربه ویظهر له من نفسه العداوة ومن
یداهن مبتدعا سلبه الله تعالی حلاوة الایمان ومن تحبب الی مبتدع نزع نور الایمان من قلبه یعنی مرد صحیح الایمان را
باید که با بدعتیان انس نگیرد و هم مجلس و هم نواله و هم کاسه نشود و هر که با بدعتیان دوستی پیدا میکند نور ایمان و حلاوت
آن از وی برگیرند بالجمله اگرچہ افراط و تفریط نفسانی کا دخل دنیا میں حمیت دینی و تعصب اسلامی و شدت
ایمانی میں البتہ معیوب ہے مگر اصل اسلامی حمیت دینی تعصب ایمانی شدت جو للہ و فی اللہ ہو شرعًا ضرور
محمود و محبوب ہے اور اسکا برا جاننے والا گمراہ ہے کہ مومن کامل وہی ہے جسکی شان میں احب للہ
والبغض للہ ہے تفسیر عزیزی میں سورہ بقرہ کی تفسیر میں ہے اکثر مردم را درمیان مدارات و
حسن خلق و درمیان مداہنت و خوشامد فرق واضح نشدہ پس مدارات و حسن خلق با ہر مسلمان
و کافر در شرع محمود ست و مداہنت و خوشامد معیوب و مردود یکی را از دیگری امتیاز نمیکنند و در مقام حسن
خلق ارتکاب مداہنت نمایند تنقیح فرق درمیان این ہر دو آن ست که مدارات و حسن خلق عبارت از
مسامحت در حق خود ست و بہ نفسانیت کار نکردن و خود را واجب التعظیم ندیدن و از تقصیری که در
حق خود بوده از و درگذشتن و مداہنت عبارت از مسامحت در امر دین ست و با وجود دیدن و شنیدن
امور نامشروعه و اقوال نامرضیه الہی تعصب نکردن و دین خود را سبک داشتن و از حق واجب شرع
و دین در گذشتن مثلا اگر شخصی اینکس را سخت گفت یا ترک تعظیم نمود و در غضب نیامدن و با وے در
پی انتقام نشدن بلکه سلوک نیک کردن از قبیل حسن خلق و مدارات ست و اگر شخصی حرکتی مخالف
شرع کرد یا ترک تعظیم دین نمود و با وی موافقت نمودن و اظہار ناخوشی نکردن از باب مداہنت و خوشامد
انتہی ملخصا مکتوبات میں **حضرت امام ربانی** فرماتے ہیں۔ اہل شریعت را تعظیم و توقیر
باید کرد و اہل ہوا و بدعت را خوار باید داشت من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام

ف جس کسی بدمذہب کی تعظیم کی اوسنے دین اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی ۔۔